۳۵۵۹ع
۱۶۹۰

فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

باسمہ سبحانہ

یہ رسالہ وجیزہ شریفہ
یعنی ترجمہ رسالہ طریق النجات
موافق حواشی وفتاوائے سرکار شریعت مدار
عمدۃ العلماء الاعلام زبدۃ الفقہاء الکرام حجۃ المسلمین و
الاسلام مجتہد الانام مولانا السید محمد کاظم الطباطبائی
الیزدی متع اللہ جمیع المومنین بوجودہ وافاض علیہم
من فیضہ وجودہ نظر قاصر سے گذرا اور نحیف نے
ترجمہ مذکورہ کو اصل رسالہ مع حواشی سے مطابق
کرلیا ہے وفق اللہ المومنین للعمل ووقاہم
عن الخلل والزلل

سنہ
لا الہ الا اللہ ولی المنن
نجم الحسن
عبد السید ۱۳

در مطبع نور المطابع واقع لکھنؤ طبع شد

بار دوم ✤ باہتمام سید نور الحسن صاحب مالک مطبع ✤ ۱۲۰۰ جلد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی محمد والہ الطاہرین

اما بعد پس واضح ہو کہ رسالہ طریق النجاۃ جو قبل اسکے موافق فتوائے سرکار حجۃ الاسلام جناب حاج آقا میرزا محمد حسن طاب ثراہ کی زبان فارسی مین طبع ہوا تھا اوسپر بالفعل جناب مستطاب حجۃ الاسلام آقا سید کاظم الطباطبای الیزدی دام افاداتہ نے تحشی فرمائی ہے بنابراین حسب فرمایش عمدۃ الافاضل الکرام مروج شعائر اسلام جناب مرزا محمد حسن نجفی دام معالیہ بغرض سہولت مقلدین زبان اردو مین احقر عباد رب العالمین سید زین العابدین عشروی بن مولوی سید احمد علی صاحب مرحوم اعلی اللہ مقامہ نے ترجمہ کیا خداوند عالم عامہ مومنین کو توفیق عمل کرامت فرمائے

مس جو شخص جاہل ہو اور مجتہد نہو اور احتیاط کیطرف التفات رکھتا ہو مگر احتیاط پر بھی عمل نکرتا ہو اور تقلید بھی نکرتا ہو عمل اُس شخص کا صحیح ہوگا یا نہین ج

ایسے شخص کا عمل صحیح نہوگا پس کس شخص کو تقلید کرنا چاہیئے ج اوس شخص کو
جو مرتبہ اجتہاد تک نہ پہونچا ہو خواہ عامی ہو یا فی الجملہ علم سے بھی بہرہ رکھتا ہو پس
جس شخص کی تقلید کرنی چاہیئے اوسکے شرائط اور اوصاف بیان فرمائیے
ج چند شرطین اسمین معتبر ہین اول یہ کہ بالغ ہو دوسری یہ کہ عاقل ہو تیسری یہ کہ
مومن ہو یعنی اثنا عشری ہو پس اگر کافر ہو یا بعض ائمہ کی امامت کا قائل ہو اور بعض کا منکر
ہو تو تقلید اوسکی جائز نہین چوتھے یہ کہ عادل ہو پس اگر وہ فاسق ہو تو اوسکی تقلید
جائز نہین اگرچہ اوسکے کلام سے اسباتکا علم و یقین بھی حاصل ہو جاے کہ یہ اپنی
راے کی خبر دینے مین سچا ہے پانچوین یہ کہ والد زنا نہو چھٹے اوسکا حافظہ متعارف لوگونسے
کم نہو ساتوین یہ کہ مجتہد ہو پس جو شخص قوۃ اجتہاد نہ رکھتا ہو خواہ احکام شرعیہ سے واقف ہو
یا نہ اوسکی تقلید نہین جائز ہے آٹھوین یہ کہ زندہ ہو پس تقلید میت جائز نہین پس
تقلید میت پر باقی رہنا جائز ہے یا نہین ج علی الاقوی جائز ہے مگر احوط یہ ہے کہ اس
سے عدول کرکے حی کیطرف رجوع کرے پس تقلید عالم واجب ہے یا نہین ج ہان
واجب ہے پس اگر کسی شخص کو مجتہد اعلم نہ ملتا ہو تو اوسکا کیا تکلیف ہے ج اوسکو
تقلید غیر اعلم کی جائز ہے مگر بارعایت الاعلم فالاعلم پس الاعلم فالاعلم سے کیا مراد ہے ج
یعنی جسوقت پانچ یا دس یا کم یا زیادہ مجتہد ہون تو اونمین سے جسکا علم زیادہ ہو اوسکی تقلید
کرنی چاہیئے پس جسوقت کوئی مجتہد ملے نہ اعلم نہ غیر اعلم تو کیا کرنا چاہیئے ج
چاہیئے کہ احتیاط پر عمل کرے پس جو شخص کہ نماز کے شکیات اور سہویات اور
ظنیات اور منافیات اور سجدہ سہو کو نجانتا ہو اور اتفاقاً اوسکی نماز مین انمین سے
کسیکی ضرورت بھی نہ پڑے تو ایسے شخص کی نماز صحیح ہے یا نہین ج اوسکی نماز تو صحیح ہوگی

مگر اوسپر واجب ہے کہ ان سبکو یاد کرے اور اگر عمداً اس واجب کو ترک کرے یعنے
یاد نہ کرے تو وہ شخص فاسق ہوگا ہان البتہ اگر اوسکو یقین ہو کہ مین شکیات وسہویات
وغیرہ مین مبتلا نہ ہونگا تو فاسق نہوگا س مسائل کے حاصل کرنیکا طریقہ ارشاد فرمائے
ج مسائل تین طرح سے حاصل ہوتے ہین اوّل یہ کہ ایک ایک مسئلہ اپنے مجتہد سے دریافت
کرے اور اوسپر عمل کرے دوسری یہ کہ مسائل کو ایسے ناقل اور بیان کنندہ سے حاصل کرے
جو عادل ہو یا موثق اور معتمد ہو تیسرے یہ کہ اُس کتاب سے یاد کرے کہ جسمین فتاوا ے
مجتہد ہون بشرطیکہ صحت اوسکی مظنون ہو س اوس مجتہد کے سامنے جو جامع الشرایط
نہین ہے مگر اہل علم سے ہی مقدمہ اور نزاع فیصلہ کیلئے پیش کر سکتے ہین یا نہین ج
نہین جائز ہے بلکہ حرام ہے س اگر کوئی مجتہد مرجائے اور اوسکے مقلد کو اوسکے مرنیکی
اطلاع نہو مگر بعد عرصہ کے پس مقلد کو کیا کرنا چاہیئے ج جو اعمال اس عرصہ مین بنا بر
فتوی اپنے مجتہد کے مقلد نے کئے ہین وہ صحیح ہونگے مگر اون اعمالکا اعادہ احوط ہے درصورتیکہ
وہ اعمال بموجب فتوی اوس مجتہد کے جسکیطرف رجوع کی ہے باطل ہون س نجس چیز کے
طاہر کرنیکا طریقہ تفصیلاً ارشاد فرمائیے ج اگر بول سے شی نجس ہوی ہے تو آب قلیل
مین دو مرتبہ دھونا واجب ہے اور غسالہ اولی اور ثانیہ علی الاحوط نجس ہے اور اگر آب
کثیر یا جاری مین طہارت کیجائے تو ایک ہی دفعہ دھونا کافی ہے اور غسالہ بھی طاہر ہے
اور اگر منی یا غائط یا خون سے شی نجس ہو اور آب قلیل سے طاہر کرنا چاہیئے تو بعد ازالہ عین نجاست
دو مرتبہ دھونا واجب ہے اور آب کر اور جاری مین بعد زوال عین نجاست تعدد
احوط ہے اور اب باران برسنے کیوقت حکم آب جاری مین ہے س احکام تخلی
اور طریقہ استبرا ارشاد فرمائیے ج بیت الخلا مین نامحرم سے عورتین کا

چھپانا واجب ہے اور وقت تخلی منہ اور پیٹ کو قبلہ کیجانب کرنا حرام ہے اور انحراف
اوسطرف سے واجب ہے اور استنجا اور استبراء کیوقت بھی ترک استقبال واستدبار
احوط ہے اگرچہ اقوی عدم حرمت ہے اور مخرج بول دو مرتبہ دھونا چاہیئے اور اولے
تین دفعہ ہے مطلقاً عورت ہو یا مرد اور اگر مرد بعد بول کے استبراء کرے تو کیفیت
یہ ہی کہ اصل مقعد سے بیخ انثیین تک اونگلی سے بقوت مسح کرے اور وہان سے
سر ذکر تک دو اونگلیونسے یا زیادہ سے مسح کرے اور تین مرتبہ ہر حشفہ کو فشار دے پس اگر
بعد استبراء کے کچھ رطوبت دیکھے اور نمعلوم ہو کہ وہ بول ہی یا کوئی اور چیز ہے تو وہ پاک ہے
اور مبطل وضو نہین ہے پس جسوقت لباس وغیرہ نجس ہو جائے اور آب قلیل یا جاری یا کرمین
طاہر کرین تو نچوڑنا واجب ہے یا نہین ج اگر بول سے نجس ہوا ہی تو بعد زوال عین نجاست
آب قلیل مین دو مرتبہ دھونا اور نچوڑنا واجب ہے اور اگر غیر بول سے نجس ہوا ہے تو ایک مرتبہ
دھونا اور نچوڑنا کافی ہے اور آب جاری اور کرمین نچوڑنا واجب نہین ہے مگر احوط ہے
پس اگر بدن نجس ہو جائے اور آب کر یا جاری مین مثل حوض یا دریا کے زوال عین
نجاست کرین تو طہارت بدن آبہائے مذکورہ سے باہر آنا ضرور ہے یا نہین ج
جب ازالہ نجاست پانی مین ہو جائے تو باہر نکلکر داخل آب ہونا احوط ہے واجب نہین ہے پس جو کپڑا کہ
کسی رنگ سے مثل نیل یا کسم کے رنگا ہوا ہے اور نجس ہو جاوے تو اوسکی طہارت مین یہ شرط ہے
کہ رنگ نکلنا موقوف ہو جائے یا نہین ج اگر پانی ایسا رنگین نکلے کہ خود نیل اوسمین
نہو اور پانی مضاف نہو جائے تو پاک ہو جاتا ہی اور اگر پانی ایسا رنگین نکلے کہ خود نیل
اوسمین ہو تو پاک نہین ہوتا ہی پس طفل شیر خوار یعنے جو لڑکا ابھی غذا نہین کھاتا ہی اور اوسنے
شیر سگ اور خنزیر و کافر کا بھی نہ پیا ہو وہ اگر کسی مقام پر مثل لباس یا فرش یا زمین کے

پیشاب کرے تو اسقدر پانی ڈالنا کہ اوسپر غالب آجاے طہارت کے لئے کافی ہے یا نہین
ج علے الاقوی ایک دفعہ پانیکا ڈالنا کافی ہوجائیگا اگرچہ غسالہ جدا نہو س اگر وہ
چیزین کہ جنکا فشار ممکن نہو مثل گندم یا مٹکے کے نجس ہوجائین اور آب نجس اوسمین سرایت
کر گیا ہو وہ کیونکر طاہر ہونگی ج اگر ظاہر و باطن دونو طاہر کرنا مقصود ہو تو اولا اوسکو خشک
کرین بعد اوسکے آب کر یا جاری مین رکھدین یہانتک کہ پانی اوسمین نفوذ کر جاے تو طاہر
ہوجائیگا اور احوط یہ ہے کہ دو مرتبہ خشک کرین اور دو مرتبہ آب کر یا جاری مین رکھین
س اگر کشمش یا خرما روغن مین سرخ کرین اسقدر کہ دو ثلث جلجاے یا بغیر سرخ کئے
ہوے پلاؤ مین رکھین تو کیا حکم ہے ج دونو صورتونمین پاک اور حلال ہے س
جسوقت کشمش یا خرما کو آش مین یا کسی اور غذا مین اتنا پکائین کہ وہ جوش کھاجائے
طاہر اور حلال ہے یا نہین ج طاہر ہے اور علے الاقوی حلال ہے س اگر کسی مٹکے
یا گھڑے مین روغن کا اثر ہو اور اوسمین انگور یا خرما رکھکر سرکہ بنائین تو بعد سرکہ ہوجانے
مٹکا یا گھڑا بھی پاک ہوجائیگا یا نہین ج بالتبع پاک ہے س اگر کسی مرغ کی منقار
نجس ہوجاے تو بعد زوال عین نجاست پاک ہے یا نہین ج بعد زوال عین
نجاست علی الاقوی طاہر ہے خواہ احتمال تطہیر ہو یا نہو س نجاسات کے بین
ج بارہ چیزین ہین اول و دوم بول و غایط ہر حیوان حرام گوشت کا جو کہ خون جہندہ
رکھتا ہو لکن بول و غایط طیور علی الاقوی پاک ہے اگرچہ اجتناب احوط ہے خصوصا بول
غایط خفاش سے تیسرے منی اوس حیوانکی جو خون جہندہ رکھتا ہو خواہ اوسکا گوشت
حلال ہو یا حرام چوتھے خون اوس حیوانکا جو خون جہندہ رکھتا ہو اگرچہ حلال گوشت ہو
پانچوین مردہ ہر حیوان صاحب خون جہندہ کا چھٹے سا توین کلب و خنزیر بحری

نہ دریائی پس ہر جزان دونوں کا نجس ہے خواہ اُس جزمین حیوۃ نے حلول کیا ہو مثل ہاتھ
وغیرہ کے یا نہ مثل بال و ناخن کے آٹھویں شراب خواہ انگوری ہو یا غیر انگوری بلکہ
ہر نشہ آور نشہ کہ اصل مین روان ہو نجس ہے اور آب انگور جب جوش کھا جائے تو قبل جلنے
دو حصّون کے اگرچہ حرمت اوسکی بے اشکال ہے مگر علی الاقوی طاہر ہے نویں فقاع
اور فقاع اوس شراب کو کہتے ہین جو جَو سے بنائی جاتی ہے دسویں کافر اور کافر
اوسکو کہتے ہین جو غیر دین اسلام پر ہو مثل یہود و نصاری اور مجوس کے یا یہ کہ دین اسلام
مین داخل ہو کر ضروریات دین مین سے کسیکا انکار کرتا ہو یا اوسکی گفتار و رفتار ایسی ہو کہ
مقتضی کفر کی ہو مثل قرآن جلانیکے العیاذ باللہ گیارھویں پسینہ اُس جنب کا جو مرتکب
حرام ہوا ہو خواہ وقت حصول جنابت پسینہ آئے یا بعد اوسکے خواہ مرد کا پسینہ
ہو خواہ عورت کا بارھویں پسینہ شتر جلال کا مثل اوس اونٹ کے جو فضلہ کھاتا ہے
اور اجتناب کرنا عرق سے ہر حیوان جلال کے مثل گاؤ و گوسفند وغیرہ کے احوط ہے بلکہ
اس احتیاط کو ترک نکرے سس مطہرات کے ہین سج پندرہ چیزین مطہر ہین اوّل
پانی ہر نجس و متنجس کو جو قابل تطہیر ہے پاک کرتا ہے دوسرے زمین اور وہ پاک کرتی ہے
کف پا کو اور زیر کفش کو چمڑے کی ہو یا لکڑی کی مگر ازالۂ عین نجاست بھی ہو جائے خواہ چلنے
سے خواہ ملنے سے بشرطیکہ زمین بھی طاہر اور خشک ہو لکن احوط یہ ہے کہ مطہریت زمین مین
فقط اون نجاستون پر اقتصار کیا جائے جو زمین پر راہ چلنے سے حاصل ہوی ہون تیسرے
آفتاب اور یہ پاک کرتا ہے زمین نجس اور عمارات اور درخت اور میوہ اور کھانس اور روئیدگی
وغیرہ کو جو غیر منقول ہین چوتھے استحالہ ہے استحالہ اوسکو کہتے ہین کہ جسم نجس چیز کا
بدلکر کوئی پاک چیز ہو جائے پس جو چیز نجس جلکر راکھ یا دھوان یا بھاپ ہو جائے

پاک ہے پانچوین ذباب تلثین مطہرات انکو رہے یعنی جسوقت اب انکور کے دو حصے ایک یا دھوین
جوش کھاکر جلجائین اور ایک حصہ باقی رہے تو پاک ہوجاتا ہے اور اسکی تحقیق وزن یا کیل
وغیرہ سے ہوگی اور مدار اسکا صدق عرفی پر ہے چھٹے انتقال ہے یعنی جسوقت بدن
انسان سے نجس اصلی یا عارضی کسی حیوان طاہر کے جسم مین پہونچکر قرار لے تو وہ پاک ہوجاتا ہے
مثل خون انسانکے جب پشہ وغیرہ مین پہونچ جائے اور انقلاب بھی مطہر ہے ساتوین اسلام
یعنے جب کافر اسلام قبول کرے تو اسلام اوسکو پاک کردیتا ہے اور کوئی فرق اقسام کفار مین
نہین ہے مگر مرتد فطری کو اسلام پاک نہین کرتا آٹھوین تبعیت ہے مثل کسی طفل کے ماں یا باپ یا دادا
اسلام قبول کرین تو وہ طفل بھی پاک ہوجائیگا نوین غیبت انسان پس جسوقت کسی شخص کو
کسیکے بدن یا لباس یا فرش یا ظروف کی نجاست کا یقین ہو اور وہ غائب ہوجائے
اور احتمال ہو کہ غیبت مین پاک کیا ہوگا تو حکم بطہارت کیا جائیگا بشرطیکہ غائب کو بھی نجاست
کا علم ہو اور وہ چیز عمل مین لائے جو مشروط بالطہارت ہو دسوین زوال عین نجاست بدن
حیوان صامت سے یعنی غیر انسان سے اگر وہ زندہ ہو اگرچہ احتمال تطہیر نہو گیارھوین
سنگ اور کہنہ استنجا واسطے محل غایط کے جب شرایط اوسکے موجود ہون بارھوین نجاست
کا بیرطرف ہوجانا باطن انسان سے مثلاً سوراخ بینی سے یا فضاے دہن سے اور مثل اسکے
تیرھوین جدا ہونا غسالہ کا کہ وہ بھی مطہر ہے چودھوین خونکا محل ذبح سے حیوان کے
باہر آنا بقدر متعارف کہ یہ بھی مطہر باقی خونکا ہے جو مذبوح مین باقی ہے پندرھوین
استبراء کرنا حیوان حلال کا سس نماز واجب کی کے قسمین ہین سو جس بارہ نمازین
واجب ہین پہلے نماز یومیہ دوسرے نماز جمعہ تیسرے نماز طواف چوتھے نماز
آیات پانچوین نماز عیدین چھٹے نماز اجارہ ساتوین نماز والدین کی بڑے لڑکے پر

واجب ہے آٹھوین نماز نذر نوین نماز عہد دسوین نماز یمین گیارھوین نماز میت بارھوین
نماز احتیاط اس مقدمات نماز کے ہین ج چھ ہین اول طہارت یعنی وضو و غسل
و تیمم دوسرے ازالہ نجاست بدن و لباس سے تیسرے ستر عورت یعنی واجب ہے
کہ مرد اپنے عورتین کہ وہ مقام بول و غایط و انثیین ہین چھپائے اور عورت تمام جسم کو سوائے
منھ اور دونون ہتیلیون پاؤنکی اور تلوؤنکا چھپانا واجب نہین ہے البتہ احوط ہے چوتھے
وقت نماز پہچاننا پانچوین قبلہ کا پہچاننا چھٹے یہ کہ مکان نماز اور لباس غصبی نہو اور جائے
سجدہ پاک ہو اور بلندی و پستی ایک خشت کی گندگی سے زیادہ نہو اس حقیقت
وضو ارشاد ہو ج حقیقت وضو منھ اور دونو ہاتھونکا دھونا اور سر اور دونو پانون کا
مسح کرنا ہے اور منھ کا دھونا طولاً اوس مقام سے کہ جہان سے موئے سر نکلتے ہین
ٹھڈی تک ہے اور عرضاً اسقدر کہ بیچ کی اونگلی اور انگوٹھا اوسکو گھیر لے اور ان
حدود مین جو چیز داخل ہے اوسکا دھونا لازم ہے اور واجب ہے کہ اوپر سے نیچے کی
طرف دھوے دوسرے دھونا دونون ہاتھونکا کہنے سے بلکہ لازم ہے کہ کسیقدر
اوپر سے دھوے اور اوپر سے دھوتا ہوا نیچے کیطرف آوے تیسرے سر کا مسح کرنا
واجب ہے بقدر ایک ناخن کے اور احوط اور اولے مسح کرنا بمقدار تین انگلیونکے ہے
چوتھے مسح پشت پا کا واجب ہے سر انگشتان سے کعبین تک طول مین اور عرض مین
بقدر مسمے بھی ہو تو کافی ہوگا اور احوط یہ ہے کہ پوری ہتیلی سے مسح پاؤنکا سر انگشتان سے
بند مفصل تک کرے اس شرایط وضو کے ہین ج چودہ ہین اول نیت اور
چاہئے کہ نزدیک منھ دھونے کے کرے دوسرے ترتیب یعنے اول منھ دھوے
بعد اوسکے دست راست بعد اسکے دست چپ بعد اسکے مسح سر بعد اسکے مسح پا راست

بعد اوسکے مسح پائے چپ اور علی الاقوی دونون پاؤنکا ساتھ ہی مسح کرنا جائز ہے
اور عضو موخر کو مقدم کرنے سے وضو باطل ہو جائیگا تیسرے موالات اور بغیر موالات کے
وضو باطل ہو جاتا ہے اور موالات یہ ہے کہ افعال وضو کو پے در پے بجالاے مثلاً وضو
مین یہ طوبت منہ کی خشک نہونے پائے کہ دست راست دھوے اور دست راست کی
رطوبت خشک نہونے پاے کہ دست چپ دھوئے اور علی الاقوی باقی رہنا رطوبت کا
عضو سابق پر مطلقاً کافی ہے اور چاہئے کہ رطوبت سے ہاتھونکی مسح سر و پا کا کرے چوتھے
یہ کہ مکلف افعال وضو کو بشرط قدرت خود بجالاے اور اگر مضطر ہے تو معفو ہے پانچوین اب وضو
غصبی نہو چھٹے آب وضو مشتبہ بغصبی بھی نہو مثلاً دو ظرف مین پانی رکھا ہو اور ایک اوسمین
غصبی ہو مگر بالتعین معلوم نہین کہ کون غصبی ہے اور کون مباح پس اسصورت مین
کسی سے وضو نہ کرنا چاہئے ساتوین آب وضو نجس نہو آٹھوین اب وضو مشتبہ بہ نجس بھی
نہو مثلاً دو ظرف مین پانی رکھا ہے اور ایک کا پانی نجس ہے مگر بالتخصیص معلوم نہین ہے
کہ کسکا پانی نجس ہے پس اسصورتمین کسی سے وضو نہین کرسکتا نوین اب وضو مضاف نہو
یعنی اوسکو عرف مین مضاف نہ کہتے ہون مثل گلاب وغیرہ کے دسوین اب وضو غسالہ استنجا
نہو گیارھوین یہ کہ استعمال آب سے خوف ضرر یا حدوث مرض کا یا تنگی وقت کا نہو یا اپنے
یا کسی ایسے رفیق کی تشنگی کا کہ جسکی مفارقت موجب ضرر ہو خوف نہو اور اسیطرح ایسے حیوانکی تشنگی کا
خوف نہو کہ اگر وہ مرجائیگا تو ضرر ہوگا بارھوین جس مقام پر وضو کرتا ہی وہ غصبی نہو تیرھوین
محل وضو یعنی اعضاے وضو پاک ہون پس اگر اور اعضا نجس ہون تو مضائقہ نہین چودھوین
جس مقام پر وضو کا پانی گرتا ہے اور جسظرف مین آب وضو ہے خواہ منحصر ہو یا غیر
منحصر غصبی نہو پس اگر کسی شخص نے وضو کیا اور بقیہ آب گرا کر اعضا

ع
بقیہ اگر وضو و غسل بقیہ آب وضو غسل غصبی ہو تو بھی صحیح ہے ۱۲

ہو چکا اب اگر دست راست کو دست چپ پر پھیرے پس اس رطوبت سے مسح مین کوئی
ضرر ہو گا یا نہین ج کچھ ضرر نہین ہے بشرطیکہ استظہار مقصود ہو یعنی اس خیال سے ہاتھ پھیرے
کہ کوئی مقام دھونے مین رہ نہ گیا ہو یا اسطرح پر ہو کہ یہ فعل پہلے فعل سے ملکر عرفا
ایک کہا جائے یعنی اُسی غسلہ مین محسوس ہو س شرایط غسل ارشاد فرمائیے ج
شرایط غسل مثل شرایط وضو ہین مگر موالات نہین ہے بلکہ غسل ارتماسی مین ترتیب بھی نہین ہے
س طریقہ غسل کا ارشاد فرمائیے ج غسل کی دو قسمین ہین اول ترتیبی دوم
ارتماسی ترتیبی سے یہ مراد ہے کہ پہلے سر و گردن کو دھوے اسطرح کہ اوسمین قدرے
بدن بھی داخل کرلے بعد اوسکے داہنی جانب کو دھوے اور اسمین کسیقدر گردن اور
جانب چپ کو بھی شامل کرلے بعد اوسکے جانب چپ کو دھوے اسطرح کہ اوسمین کسیقدر
گردن اور جانب راست بھی داخل ہو جاے اور احوط یہ ہے کہ عورتین کو دونو جانب
شامل کرکے دھوے اور غسل ارتماسی سے مراد یہ ہے کہ تمام بدن کو ایک ہی دفعہ پانی مین داخل
کرے اور اگر پانی کے اندر بقصد غسل حرکت کرے تو بھی کافی ہو جائیگا لکن دونو غسلون مین
پہلے بدن کو پاک کرے س غسل مین پانی سے باہر آنا اور عورتین کا پوشیدہ رکھنا
لازم ہے یا نہین ج صحت غسل مین شرط نہین ہے مگر احوط ہی س اگر کسی عورت نے
حالت خواب مین دیکھا کہ منی خارج ہوئی اور بعد بیداری کچھ معلوم نہوا یا یہ معلوم ہوا کہ
منی مرد کی اُس سے خارج ہوئی تو اوسپر غسل واجب ہے یا نہین ج اوس عورت پر غسل واجب نہو گا
مگر جب یقین کرے کہ یہ منی میری ہی خارج ہوئی ہے اگرچہ باحتلام ہو پس اُسوقت غسل واجب
ہو گا س اگر تمام حشفہ داخل ہو اور منی خارج نہو تو مرد اور عورت پر غسل واجب ہو گا
یا نہین ج بعد دخول حشفہ اگرچہ خروج منی نہو دونو پر غسل واجب ہے س اگر کسی مرد کی

منی خارج ہوئی اور بغیر پیشاب کئے اوسنے غسل کیا اور بعد غسل کچھ رطوبت مشتبہ بمنی دیکھی تو آیا
پھر غسل کرنا چاہئے یا نہین ج البتہ غسل کرنا چاہیے س اگر کسی شخص نے قبل داخل
ہونے وقت کے بقصد وجوب غسل کیا خواہ وہ وقت کو جانتا ہو یا جاہل مسئلہ ہو یا وقت
مین شک رکھتا ہو کیا کرے ج احوط اعادہ غسل و نماز ہے اگرچہ واجب نہین ہے س
اگر مثلاً ابرو مین وسمہ کا جرم ہو تو مخل وضو اور غسل ہوگا یا نہین ج اگر پانی نیچے پہونچ جائے
تو مضر نہین ہے س باریک بال بدن کے غسل مین دھونا چاہئے یا نہین ج احتیاطاً
دھونا چاہئے اور اگر بعد غسل کے معلوم ہو کہ وہ بال دھوئی نہین گئے تو احتیاطاً غسل کا اعادہ
کرے س تیمم کے چیز و پر جائز ہے ج چھ چیز و پر اول خاک دوسرے زمین تیسرے
بالو چوتھے پتھر اور یہ چارون علی الاقوے ایک مرتبہ مین ہین پانچوین غبار چھٹے
گل اگر ممکن ہو تو خشک کرلین ورنہ خشک کرنا لازم نہین ہے س گچ اور اینٹ پر
تیمم کرسکتے ہین یا نہین ج جب اشیاء مذکورہ ممکن نہون تو گچ اور اینٹ پر تیمم جائز ہے
اور احوط یہ ہے کہ اگر غبار اور گچ اور اینٹ تینون چیزین موجود ہون تو غبار کو مقدم نکرین
بلکہ تینون چیز و پر جدا جدا تیمم کرین اور اسیطرح احتیاطاً جمع کرین اگر اینٹ اور گچ اور گل موجود ہون
اور سوا انکے اور کچھ نہو س کیفیت تیمم بیان فرمائیے ج تیمم عبارت اس سے ہے کہ دونون
ہتیلیون کو ایکمرتبہ پاک زمین پر ماریں اور اس سے پیشانی اور جبین اور علی الاحوط ابرؤنکا
پوری دو انگلی دست سے بال کے اوگنے کی جگہ سے ناک کے سرے اور ابرؤن تک مسح کرین
اور چاہئے کہ مسح طول مین ہو یعنی بالونکی جگہ سے ابرؤنکی طرف نہ عرض مین یعنے ایک
جبین سے دوسری جبین تک بعد اوسکے شکم دست چپ سے پشت دست راست پر
کلائی کے جوڑ سے اوپر انگلیون کے سرے تک مسح کرے اور اسیطرح شکم

پشت دست چپ پر اوسیطرح مسح کرین اور جسقدر کہ ایک ہاتھ کی ہتیلی کو دوسرے
ہاتھ کی پشت پر رکھنے مین مس ہوتا ہے اوسیقدر مسح لازم ہے سس تیمم عوض غسل
یا وضو ہو دونو مین ایک ہی ضرب کافی ہے یا نہین ج علے الاقوی ایک ضرب
کافی ہے خواہ بدل وضو ہو یا بدل غسل اگرچہ احوط یہ ہے کہ ایک تیمم ایک ضربی اور دوسرا
دو ضربی دونو نہین بجالائے اور چاہیئے کہ مقام ضرب اور ہاتھ کے درمیان کوئی چیز حائل
نہو اور وہ مقام نجس اور غصبی اور مضاف اور مستبہ بہ نجس و غصبی و مضاف نہو مگر مشتبہ بہ نجس
و مشتبہ بمضاف دونو نہین دو تیمم کرنا کافی ہوگا اور چاہیئے کہ پیشانی اور ہاتھ کے درمیان مین
بھی کوئی چیز حائل نہو اور علی التعین نیت بدل وضو یا بدل غسل ہونی چاہیئے اور ترتیب اور موالات
بھی جسطرح ذکر کیا گیا ہونی چاہیئے اور چاہیئے کہ تیمم قبل از دخول وقت نماز نہو اور اگر وقت
وسیع ہے، تو انتظار احتیاطاً بر طرف ہونے عذر کا کرے اور علی الاقوی بے انتظار جائز ہے اور
اعضائے تیمم پاک ہون اور بشرط تمکن و قدرت خود تیمم کرے سس مقارنات نماز کے چیزین
ہین ج مقارنات نماز بارہ ہین اول قیام یعنی دونون پاؤن سے کھڑا ہونا اور علی الاقوی
ایک پاؤن پر بھی کھڑا ہونا جائز ہے دوسرے نیت ہے بقصد قربت یعنی یہ خیال کرنا کہ کونسی
نماز پڑھتا ہے اور نیت کو بہتر ہے کہ دلمین کرے نہ زبانسے مگر نماز احتیاط مین یعنی جو نماز
بسبب شک ہونیکے پڑھتا ہے اوسمین زبانسے کہے تیسرے تکبیرۃ الاحرام یعنی بعد نیت
اللہ اکبر کہنا بقصد تکبیرۃ الاحرام چوتھے قراءت یعنی سورۂ حمد اور کسی اور دوسرے سورہ کا پڑھنا
پانچوین رکوع یعنی اسقدر جھکے کہ اگر چاہے تو ہاتھونکو زانو پر رکھ سکے چھٹے سجود یعنی ساتون
عضونکا بشرط امکان زمین پر پہونچانا ساتوین تشہد آٹھوین سلام نوین ذکر رکوع و سجود
و تسبیحات اربعہ بترتیب مثلاً اول نیت کرے بعد اسکے تکبیرۃ الاحرام کہے بعد ازان

قراءت حمد وسورۂ دیگر بعد اُسکے رکوع بعد اوسکے سجود بعد اوسکے تشہد بعد اوسکے سلام
گیارھوین موالات یعنی افعال نماز کو پے درپے بجالانا بارھوین طمانیت س ارکان نماز
کے ہین ج رکن اجزاے نماز کے پانچ ہین اوّل قیام درحال تکبیرۃ الاحرام دوسرے
قیام متصل برکوع تیسرے تکبیرۃ الاحرام چوتھے رکوع پانچوین ہر رکعت کے دونون سجدے
س شکیات کی کے قسمین ہین بیان فرمائے ج شکیات کی اکیس قسمین ہین اونمین سے
پانچ قسمین غیر اعتباری ہین اور انکے علاوہ آٹھ قسمین اور ہین کہ بعد فکر زائد کے مبطل
ہین اور مابقی آٹھ قسمین کسیقدر فکر کے بعد صحیح ہین جنکا ذکر انشاء اللہ تفصیل ہوتا ہے وہ پانچ
قسمین جنکا اعتبار نہین ہے یہ ہین اوّل یہ کہ بعد سلام کے شک ہو مثلاً بعد سلام نماز ظہر کے
شک ہوا کہ تین رکعت پر سلام واقع ہوا یا چار رکعت پر ایسے شک کا اعتبار نکرنا چاہئے اور
نماز اُسکی صحیح ہوگی اور اسیطرح اور نمازونمین بھی دوسرے شک بعد گذرنے وقت کے مثلاً
جب آفتاب نکل آیا یا وقت مغرب داخل ہوا اب شک ہوا کہ نماز صبح یا ظہر وعصر کو پڑہا یا نہین
اور اگر پڑہا تو درست پڑہا ہے یا نہین ایسا شک بھی قابل اعتبار نہین تیسرے شک بعد
گذرنے فعل کے مثلاً حمد پڑھتے وقت شک ہوا کہ تکبیرۃ الاحرام کہی یا نہین یا اثناء سورہ مین شک ہوا
کہ حمد پڑھی یا نہین بلکہ اسیطرح جب شک کرے کسی فعل مین بعد داخل ہونیکے دوسرے
فعل مین تو قابل اعتبار نہین چوتھے شک کثیر الشک کا اسکا بھی اعتبار نہین اور کثیر الشک
اوسکو کہتے ہین کہ جسکو عرف مین لوگ کہنے لگین کہ یہ کثیر الشک ہے پانچوین شک امام کا
درصورتیکہ ماموم کو یاد ہو یا شک ماموم کا درصورتیکہ امام کو یاد ہو مثلاً امام تشہد پڑھتا ہے
اور ماموم کو شک ہوا کہ دوسری رکعت ہی یا تیسری اس شک کا اعتبار نہین پس چاہئے

اعتبار نہ کیا جائیگا لیکن وہ آٹھ قسمین کہ مبطل ہین اونمین اگرچہ واجب نہین ہے مگر احوط یہ ہے کہ
اونمین اسقدر فکر کرے کہ نماز گذار کی ہیئت اور صورت سے نکلجاے اور قبل نکلنے کے
اگر علم یا ظن اوسکو کسیطرف کا حاصل ہوجاے تو اوسپر عمل کرے ورنہ باطل قرار دی اور اسیطرح
تمام فروض مین اول شک عدد رکعات نماز دو رکعتی مین مثل نماز صبح کے یا ظہر و عصر مسافر کے
مگر یہ حکم نماز مستحبی اور نماز احتیاط کا نہین ہے دوسرے شک عدد رکعات نماز سہ رکعتی مین
مثل مغرب کے مثلاً حالت تسبیح پڑھنے مین شک ہوا کہ دوسری رکعت ہے یا تیسری احتیاط
اُسمین یہ ہی کہ غور و فکر کرے اسقدر کہ نماز گذار کی صورت سے خارج ہوجاے اور قبل خروج
اگر علم یا ظن ہوگیا کہ دوسری رکعت ہے تو چاہئے کہ تسبیح سے عدول کرکے حمد و سورہ پڑھے
اور نماز کو تمام کرے اور نماز صحیح ہوگی اور اگر اوسکو علم یا ظن ہوا کہ تیسری رکعت ہے تو تسبیحات
کو تمام پڑھے اور نماز کو تمام کرے اور سلام بجالاے اور اگر اوسکو شک دونو صورتونمین باقی
رہا اور کسیطرف علم یا ظن نہ حاصل ہوا خواہ قبل اکمال سجدتین ہو یا بعد اکمال سجدتین تو اوسکی
نماز باطل ہوگی تیسرے شک نماز ہاے چہار رکعتی مین اسیطرح کہ اوسمین پہلی رکعت کی بھی شرکت
ہو پس جسجگہ ایسا شک ہوا اور غور کرنے سے زائل نہو بلکہ باقی رہی تو نماز باطل ہے چوتھے شک
نماز ہاے چہار رکعتی مین کہ اوسمین دوسری رکعت کے شک کی شرکت ہو اور شک قبل اکمال
سجدتین ہو مثلاً قنوت پڑھنے مین شک ہوا کہ دوسری رکعت ہی یا چوتھی پس اگر علم یا ظن کسی
امر کا نہو تو نماز باطل ہے خواہ شک رکوع مین ہو یا بعد رکوع کے قیام مین ہو یا غیر قیام
مین سجدہ اول مین ہو یا دوم مین اگرچہ ذکر ختم کیا ہو مگر ابھی سر نہ اُٹھایا ہو پانچوین شک
درمیان دو اور پانچ کے خواہ قبل اکمال سجدتین ہو یا بعد سجدتین قیام مین ہو یا قعود مین ہر حالتمین بشرط
بقاء شک نماز باطل ہے چھٹے شک تین اور چھ مین جس مقام پر شک واقع ہو اگر بعد غور کے

علم یا ظن کسی امر کا حاصل نہو تو نماز باطل ہوگی ساتوین شک درمیان چوتھی اور چھٹی رکعت کے ہو
کہ ہر صورتمین نماز باطل ہے آٹھوین شک کا یقین ہو اور عدد مین شک ہو مثلاً شک کا تو یقین رکھتا ہو
مگر یہ نہین جانتا کہ پہلی رکعت ہی یا دوسری یا تیسری یا چوتھی پس علی الاحوط چاہئے کہ فکر کرے
اگر علم یا ظن کسی امر کا حاصل ہو تو بنا بر اوسکے عمل کرے اور اگر شک باقی رہے تو نماز باطل ہوگی
قسم سوم بیانمین ان شکیات کے جو نماز کو باطل نہین کرتے ہین اور نماز اوسمین صحیح رہتی ہے
اوسکی آٹھ قسمین ہین اول شک درمیان دوسری اور تیسری رکعت کے بعد اکمال سجدتین
چاہئے کہ بقدر مسمیٰ فکر کرے اوسوقت اگر علم یا ظن کسی امر کا حاصل ہو گیا تو نماز تمام کرے اور اگر
نہین تو اوسکی بنا یقین پر کرکے ایک رکعت اور پڑھے کہ چار رکعت مل کے ہو جائے پھر بعد
بجالانے سلام کے بغیر کسی منافی نماز کے اوٹھ کھڑا ہو اور ایک رکعت نماز احتیاط کھڑی ہو کر
یا دو رکعت بیٹھ کر بجالائے نماز اوسکی صحیح ہوگی دوسرے شک ہو کہ دوسری رکعت ہے
یا تیسری یا چوتھی مگر یہ شک بعد اکمال سجدتین ہو پس اوسکی بنا چار پر کرکے نماز تمام کرے
اور بعد سلام کے دو رکعت نماز کھڑے ہو کر اور دو رکعت بیٹھکر بجالائے تیسرے شک ہو دو اور
چار مین بعد اکمال سجدتین پس بنا چار پر کرکے نماز تمام کرے اور بعد سلام دو رکعت نماز
کھڑے ہو کر بجالائے چوتھے شک درمیان تیسری اور چوتھی رکعت کے اگرچہ قبل اکمال سجدتین
ہو پس بنا اوسکی چار پر کرکے نماز کو تمام کرے اور بعد سلام ایک رکعت کھڑی ہو کر یا دو رکعت
بیٹھ کر بجالائے لیکن افضل یہ ہے کہ دو رکعت بیٹھ کر بجالائے پانچوین شک چوتھی اور
پانچوین مین بعد اکمال سجدتین بنا چار پر کرے اور نماز کو تمام کرے بعد اوسکے دو سجدہ سہو
بجالائے لیکن اگر شک حالت قیام مین ہو تو چاہئے کہ فوراً بیٹھ جائے پس اوسوقت یہ شک
راجع ہوگا تیسری اور چوتھی رکعت کے شک کیطرف پس اوسکی بنا چار پر کرے

اور نماز کو تمام کرے بعد اوسکے ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھکر بجا لاے
بعد اوسکے دو سجدہ سہو احتیاطاً بوجہ قیام بیجا بجا لاے اور اگر شک اثناے رکوع مین یا بعد
رکوع قبل سجدۂ اولی یا سجدہ اولی مین یا درمیان سجدتین یا قبل سر اوٹھانیکے سجدہ دوم سے
اور بعد ذکر کے ہو پس ان سب صورتونمین ظاہر یہ ہے کہ نماز صحیح ہو گی اور نماز کا تمام کرنا لازم
ہو گا لیکن بعد فراغ نماز اعادہ اس نماز کا خالی قوت سے نہین ہے مگر صورت اخیرہ مین اگرچہ چاہیئے
کہ احتیاط مذکورہ کو اوسمین بھی ترک نکرے چھٹے شک ہو درمیان تیسری اور پانچوین رکعت کے
حالت قیام مین پس چاہیئے کہ بیٹھ جاے اور اوسکی بنا چار پر کرے اور نماز کو تمام کرے بعد اوسکے
دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھے اور اس مقام پر احوط ہے کہ دو سجدہ سہو بجا لاے بوجہ
قیام بیجا کے اور اولی اور احوط یہ ہے کہ اعادہ نماز بھی کرے اور اسیطرح اسصورت کے بعد کی
صورت مین بھی ساتوین شک ہو درمیان تیسری اور چوتھی اور پانچوین رکعت کے حالت قیام مین
پس چاہیئے کہ بیٹھ جاے اور چار پر بنا کر کے نماز کو تمام کرے بعد اوسکے دو رکعت نماز احتیاط
کھڑے ہو کر اور دو رکعت بیٹھکر بجا لاے اور دو رکعت نماز استادہ اول پڑھے بعد اوسکے دو
رکعت بیٹھکر پڑھے اور دو سجدہ سہو بھی بسبب قیام بیجا کے احتیاطاً بجا لاے آٹھوین شک
درمیان پانچوین اور چھٹی رکعت کے حالت قیام مین پس اگر شک باقی رہے تو بیٹھ جاے
اور بنا نماز کی چار پر کر کے نماز کو تمام کرے بعد اوسکے دو سجدہ سہو واجب بسبب شک کے
اور دو سجدہ سہو احتیاطاً بسبب قیام بیجا کے بجا لاے س احکام نماز احتیاط کے بیان فرمائے
ج جاننا چاہیئے کہ نماز احتیاط واجب ہے اور کیفیت اوسکی یہ ہے کہ جب نماز تمام کرے
تو قبل بجا لانے منافیات نماز کے کھڑا ہو کر دلمین نیت نماز احتیاط کی قربۃ الی اللہ کرے اور
تکبیرۃ الاحرام کہے بعد اوسکے فقط سورۂ حمد آہستہ پڑھے اور رکوع مین جا کر ذکر رکوع کرے

بعد اوسکے سجدے مین جاے جب دونو سجدونسے فارغ ہو تو اگر ایک رکعت نماز احتیاط پڑھنی ہے
تو بعد سر اوٹھانیکے سجدونسے تشہد اور سلام پڑھکے ختم کرے اور اگر دو رکعت نماز احتیاط
پڑھنی ہی تو پھر کھڑا ہو کر فقط سورہ حمد پڑھے اور قنوت اور دیگر سوریکے پڑھنے کی ضرورت
نہین اور باقی کیفیت اوسکی مثل نماز کے ہی س اگر کسی شخص نے سہواً کسی چیز کو نماز مین
کم یا زیادہ کیا بعد اوسکے یاد آے اوسکا کیا حکم ہے ج سہواً اگر رکن کم ہوا ہے اور
دوسرے رکن مین داخل نہین ہوا ہے پھر متروک کو بجالاے نماز صحیح ہوگی اور اگر دوسرے
رکن مین داخل ہو گیا ہے تو نماز باطل ہے لکن اگر قبل از سجدہ دوم مثلاً یاد آئے کہ رکوع
نہین کیا ہے تو چاہئے کہ اوٹھ کر رکوع کرے اور بعد رکوع مابعد کو بجالائے اور احوط اعادہ
نماز ہے اور یہی حکم بطلان زیادتی کا بھی ہے مطلقاً اور اگر غیر رکن کی کمی ہوئی ہی پس اگر اسکا
محل باقی ہے تو پھر اوسکو اور اوسکے مابعد کو بجالائے نماز اوسکی صحیح ہوگی اور اگر محل سے تجاوز
کر گیا ہے تو کوئی ضرر نہین ہے البتہ دو سجدہ سہو ہر کم و زیاد کے لئے وجوباً بجالاے س
کس کس مقام مین سجدہ سہو واجب ہے ج چھ مقام مین اول ہر زیادتی اور کمی کیلئے
سجدہ سہو واجب ہے دوسرے کلام بیجا اسطرح کہ نماز مین تکلم کیا سہواً یا یہ گمان کر کے
کہ نماز تمام کر چکا ہے اوسوقت دو سجدہ سہو واجب ہین تیسرے سلام بیجا مثل نماز مغرب یا
عشا کی رکعت دوم مین تشہد کیلئے بیٹھا اور تشہد پڑھکر اس خیال مین کہ نماز تمام ہوئی بھولکر
سلام بجالایا یا بے اس خیال کے غفلۃً سلام ادا کیا بعد اوسکے خیال ہوا کہ سلام بیجا پڑھا پس
اگر کوئی منافی نماز عمداً یا سہواً اُس سے صادر نہین ہوا تو اوٹھکر باقی رکعات کو بجالاے
اور بعد نماز کے بسبب سلام بیجا کے دو سجدہ سہو بجالائے چوتھے تشہد کا فراموش کرنا
یعنی دوسری رکعت مین جو تشہد پڑھنا چاہئے اوسے بھولکر اوٹھ کھڑا ہو

اربعہ یا حمد پڑھنے لگا اور اوسکو یاد نہ آیا تا آنکہ رکوع مین داخل ہوا اوسوقت خیال ہوا کہ
تشہد بھول گیا ہے پس چاہیئے کہ نماز اوسیطرح تمام کرے بعد اوسکے اولاً تشہد کی قضا
کرے بعد اوسکے دو سجدہ سہو وجوباً بجالاے پانچوین سجدہ کا فراموش کرنا مثلاً ایک
سجدہ کیا اور دوسرے کو بھول گیا اور بعد سجدہ اول اوٹھکر مشغول بقراءت ہوا اور
اوسکو سجدہ دوم کے بھولنے کا خیال نہوا پھر جب رکوع مین گیا اوسوقت خیال ہوا
کہ سجدہ دوم رہ گیا پس اوسوقت نماز کو اوسی طرح تمام کرے بعد نماز اولاً سجدہ کی قضا
کرے بعد اوسکے دو سجدہ سہو وجوباً بجالاے چھٹے شک ہونا بعد اکمال سجدتین
چوتھی اور پانچوین رکعت مین چاہیے کہ بعد سلام کے دو سجدہ سہو وجوباً بجالاے
س قیام بجا اور بجول اللہ بجا اور تسبیحات اربعہ بجا بلکہ ہر زیادتی وکمی کے سبب سے
سجدۂ سہو احتیاط بجا لاسکتا ہے یا نہین ج ہر زیادتی وکمی مین علے الاقوے
دو سجدہ سہو بجالانا واجب ہے س سجدہ سہو کرنا اگر بعد نماز کے
بھول جاے تو کیا تکلیف ہے ج جسوقت یاد اے بجا لاے
اور اگر نماز مین یاد آئے تو بعد نماز بجا لاے اور اگر وضو باطل ہو گیا ہو
تو احتیاطاً وضو کرے اور بجالاے س کیفیت دو سجدہ سہو کی بیان
فرمائیے ج دونون سجدہ سہو اسطرح بجالاے کہ اولاً نیت کرے کہ سجدہ
سہو کرتا ہون بسبب زیادتی یا کمی فی الصلوۃ کے جسطرح واقع ہوا ہو قربۃً الی اللہ
اور احوط یہ ہے کہ قصد وجوب زیادہ کرے بعد اوس کے سجدہ مین جاے
اور پڑھے بسم اللہ وباللہ وصلے اللہ علے محمدٍ وال محمدٍ بعد اوسکے
سر سجدہ سے اوٹھائے اور بیٹھکر پھر سجدہ مین جاے اور دعاے مذکور کو پڑھے

بعد اوٹھانے سر کے تشہد مثل نماز کے پڑھے بعد اوسکے ایک سلام مثل السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ کے پڑھے اور فقط السلام علیکم پر اکتفا کرنا اور رحمۃ اللہ وبرکاتہ کو ترک کرنا بھی جائز ہے
س منافیات نماز ارشاد فرمائیے ج بارہ چیزین منافی نماز ہین اول حدث مثل بول
وغایط وریح وخواب وغیرہ کے خواہ عمداً خواہ سہواً اگر درمیان نماز کے واقع ہو تو نماز اور وضو
دونون کو باطل کرتا ہے دوسرے تکفیر ہے یعنے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا حالت نماز مین یعنی ہاتھ
باندھکر نماز پڑھنا خواہ عمداً ہو خواہ سہواً مگر تقیہ مین مضائقہ نہین ہے تیسرے استدبار ہے یعنے
قبلہ سے منحرف ہونا خواہ پشت بقبلہ ہونا خواہ داہنی بائین طرف مڑجانا تمام بدن سے عمداً ہو یا سہواً
بلکہ اگر فقط منہ کو منحرف کرے جب بھی نماز باطل ہوگی لیکن اگر بدن سہو سے یا کسیکے جبر سے
درمیانمین داہنی اور بائین طرف کے مڑجائے تو نماز باطل نہوگی چوتھے نماز مین عمداً کلام
کرنا مثلاً کہے اخ یا وای یا اف پانچوین قہقہہ یعنے عمداً ہنسنا خواہ باواز ہو خواہ بغیر آواز کے
اگر ہنسی کو اسطرح ضبط کیا ہو کہ چہرہ پر تغیر ہو جاے مثلاً چہرہ زرد ہو جاے اور یہی حکم ہے
اگر بے اختیار ہنسی آجاے البتہ اگر سہو سے ہو تو ضرر نہین چھٹے عمداً گریہ کرنا نماز مین
یا بے اختیار رو پڑنا امور دنیا کیلئے لیکن اگر خوف خدا سے ہو یا شوق جنت مین پس مضائقہ
نہین ہے اور گریہ مصائب سید الشہداء اور سائر ائمہ علیہم السلام پر با اختیار ہو یا بے اختیار محل
اشکال ہے ساتوین ماحی صلوۃ ہے یعنی اون افعال کا بجالانا کہ صورت مصلے سے اُس سبب سے
نکلجاے عمداً ہو یا سہواً آٹھوین عمداً کوئی چیز نماز مین کھانا نوین پانی یا شربت نماز مین پینا
لیکن اگر اکل و شرب فعل کثیر نہو مبطل نماز ہونا مشکل ہے دسوین آمین کہنا مامموم کا بعد کلمہ
ولا الضالین کہنے امام کے بلکہ امام اور منفرد کا حکم بھی یہی ہے البتہ تقیہ مین کوئی حرج نہین ہے
گیارھوین نماز مین کسی چیز کا زیادہ یا کم کرنا عمداً یا سہواً مبطل نماز ہے اگر وہ شی رکن ہو

اور اگر غیر رکن ہے تو سہو مین کوئی مضائقہ نہین بارھوین شک اعداد رکعات مین یعنے
شک اُن آٹھون صورتون مین جنمین نماز باطل ہو جاتی ہے جو کہ شکیات مین مذکور ہوئین
سس نماز آیات کی کیفیت بیان فرمائیے ج نماز آیات دو رکعت ہے دس رکوع کے
ساتھ خواہ سورج گہن ہو یا چاند گہن ہو یا زلزلہ ہو یا اور کوئی آیت منجملہ آیات ہو اور اوسکی
ترکیب یہ ہے کہ اولاً نیت کرے کہ نماز آیات پڑہتا ہون قربتہ الی اللہ بعد اوسکی تکبیر کہکر حمد و سورہ پڑہے بعد اوسکے
رکوع مین جائے اور ذکر رکوع کرکے دوبارہ کھڑا ہو بعد اوسکی پھر حمد و سورہ پڑہے اور قنوت پڑہنا مستحب ہے بعد اسکے دوسرا
رکوع کرے اور ذکر رکوع بجالائے پھر رکوع سے سیدہا کھڑا ہو اور حمد و سورہ پڑہکر تیسری مرتبہ رکوع مین جائے اور بعد اسکے
پھر سیدہا کھڑا ہو اور حمد و سورہ پڑہکر قنوت مستحبی کو پڑہکر چوتھی مرتبہ پھر رکوع مین جائے اور ذکر کرے
بعد اوسکے پھر سیدہا کھڑا ہو کر حمد و سورہ پڑہے اور پانچوین مرتبہ رکوع مین جائے اور بعد
ذکر کے سیدھا کھڑا ہو اور سمع اللہ لمن حمدہ کو بنا بر استحباب کھکر سجدہ مین جائے پس بعد
سجدتین پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو اور حمد و سورہ پڑہے بعد اوسکے قنوت پڑہے
بعد اوسکے رکوع مین جائے اور ذکر رکوع کرکے سیدہا کھڑا ہو کر پھر حمد و سورہ پڑہے بعد اوسکے
دوسری مرتبہ رکوع مین جائے اور بعد ذکر پھر سیدہا کھڑا ہو اور حمد و سورہ پڑہے بعد اوسکے
قنوت مستحبی پڑہکر تیسری مرتبہ رکوع مین جائے اور ذکر کرے پھر سیدہا کھڑا ہو اور حمد و سورہ
پڑہے بعد اوسکے چوتھی مرتبہ رکوع مین جائے اور ذکر کے پھر سیدہا کھڑا ہو اور حمد و سورہ
پڑہے بعد اوسکے قنوت پڑہے اور پانچوین مرتبہ رکوع مین جائے پھر سیدہا کھڑا ہو کر سمع اللہ
لمن حمدہ جو مستحب ہے کھکر سجدہ مین جائے بعد سجدتین کے مثل اور نمازونکے تشہد و سلام پڑہکر
ختم کرے یہ ایک طریقہ تھا نماز کا اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ رکعت اول مین پہلے سورہ حمد
پڑہے بعد اوسکے کسی ایک سورہ کے پانچ حصہ کرکے ہر رکعت مین ایک ایک حصہ پڑہے

مثلاً رکعت اول مین بعد حمد بسم اللہ الرحمن الرحیم بقصد سورہ قل ہو اللہ پڑہی بعد اوسکے
رکوعمین جاوے اور ذکر کرکے سیدہا کھڑا ہو فقط قل ہو اللہ احد پڑہے بعد اوسکے رکوعمین جاوے
اور ذکر کرکے بعد سیدہا کھڑا ہو کر فقط اللہ الصمد پڑہے بعدہ رکوع مین جاوے اور ذکر کرکے
سیدہا کھڑا ہو کر فقط لم یلد ولم یولد پڑہے بعد رکوعمین جاوے اور ذکر کرکے سیدہا کھڑا ہوا و
فقط ولم یکن لہ کفوا احد پڑہکر ذکر رکوع بجالاوے بعدہ سیدہا کھڑا ہو کر سجدہ مین جاکر
دونون سجدے بجالاوے پھر دوسری رکعت کے لئے سیدہا کھڑا ہوا ور حمد پڑہے بعد اوسکے پہر سورہ کو
پانچ حصہ کرکے ہر ٹکڑیکو پڑہ پڑہکے پانچون رکوع مثل رکعت اول بجالاوے اور تشہد وسلام
اوسمین مثل اور نمازونکے ہے پس تشہد وسلام مثل اور نمازونکے پڑہکر نماز کو ختم کرے پس ترجمہ
ازان واقامت بیان فرمائے ح اللہ اکبر یعنے خدا بزرگ ہے اس سے کہ اوسکا وصف
کیا جاے اشہدان لاالہ الا اللہ یعنے مین گواہی دیتا ہون کہ سوائے خداے یکتاے لاشریک کے
کوئی دوسرا خدا قابل پرستش نہین ہے اشہدان محمد رسول اللہ یعنے مین گواہی دیتا ہون کہ
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ خدا کے بھیجے ہوے اور رسول ہین اشہدان امیر المومنین علیا
ولی اللہ یعنی مین گواہی دیتا ہون کہ امیر و آقاے مومنین یعنی جناب علی ابن ابیطالب علیہ
السلام ولی خدا ہین اور وکیل اوسکے ہین مخلوق پر اور یہ کلمہ اذان اور اقامت کا جزو نہین ہے
فقط تیمنا و تبرکا کہنا چاہیے حی علی الصلوۃ یعنے آؤ نماز کے لئے حی علی الفلاح یعنی جلدی کرو
رستگاری کے لئے حی علی خیر العمل یعنے جلدی کرو بہترین اعمال کیلئے کہ وہ نماز ہے قد قامت الصلوۃ
یعنی بتحقیق نماز قائم ہوئی لاالہ الا اللہ یعنی قابل پرستش سواے خداوند یکتا کوئی دوسرا نہین ہے
اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یعنی مین اپنے خدا سے پناہ مانگتا ہون شر شیطان سے
اسلئے کہ شیطان [illegible]

ج بسم اللہ الرحمن الرحیم یعنی مین اوس خداوند عالم کے نام سے شروع کرتا ہون جو دنیا مین
مومن و کافر سب پر رحم کرتا ہی اور آخرت مین مومن پر فقط الحمد للہ رب العالمین یعنے
حمد و ثنا اوس خدا کیواسطے خاص ہے جو جمیع موجودات کا ترتیب اور پرورس کرنیوالا ہے
الرحمن الرحیم یعنے رحم کنندہ ہی دنیا مین مومن و کافر دونون پر اور آخرت مین فقط مومن پر
مالک یوم الدین یعنے وہ بادشاہ اور صاحب اختیار ہے روز قیامت کا ایاک نعبد
وایاک نستعین یعنے مین فقط تیری عبادت کرتا ہون اور تجھ ہی سے مدد چاہتا ہون اہدنا
الصراط المستقیم یعنے مجکو ہدایت کر راہ راست اور اسلام کی صراط الذین انعمت علیہم غیر
المغضوب علیہم ولا الضالین یعنے اون لوگونکی راہ جن پر تو نے نعمت دی ہی کہ وہ پیغمبر اور انکے
اوصیا ہین نہ راہ اون لوگونکی جن پر تو نے غضب نازل کیا ہی اور نہ راہ گمراہونکی
س ترجمہ سورہ قل ہو اللہ احد کا بیان فرمائیے ج بسم اللہ الرحمن الرحیم قل ہو اللہ
احد یعنے اے محمد کہو کہ وہ خدا خدا ایکتا ہے اللہ الصمد یعنے خداوند عالم مستغنی اور بے نیاز ہے
جمیع مخلوقات سے لم یلد یعنے اوسکے کوئی اولاد نہین ہے ولم یلد ولم یکن لہ کفوا احد یعنی خدا کیسکی
اولاد نہین ہے اور اوسکے لئے کوئی کفو اور مثل نہین ہے س ترجمہ ذکر رکوع اور سجود اور
تسبیحات اربعہ اور کلمات فرج اور تشہد اور سلام کا ارشاد فرمائیے ج سبحان ربی العظیم
وبحمدہ یعنے ہمارا پروردگار پاک اور منزہ ہے جمیع معائب سے اور بزرگتر ہے جمیع مخلوقات سے
اور مین اوسکی حمد و ثنا مین مشغول ہون سمع اللہ لمن حمدہ یعنے جو شخص حمد و ثنای خدا کرتا ہی
اللہ تعالے نے سن لیا اوسکی حمد ثنا کو سبحان ربی الاعلی وبحمدہ یعنے پروردگار میرا جو بلند تر ہے
ہر شی سے پاک اور منزہ ہے جمیع معائب سے اور مین اوسکی حمد و ثنا مین مشغول ہون استغفر اللہ
ربی واتوب الیہ یعنے مین طلب مغفرت کرتا ہون خداوند وحدہ لاشریک سے جو میرا پروردگار

کنندہ ہے اور مین اوسکیطرف بازگشت کرتا ہون بحول اللہ وقوتہ واقوم واقعد یعنی خدا ہیکی قوت
اور مدد سے مین اوٹھتا بیٹھتا ہون قنوت مین یہ دعا پڑھے لا الہ الا اللہ الحکیم الکریم یعنے
کوئی خدا قابل پرستش بجز خدائے یکتا و لاشریک کے نہین ہے اور وہ یہ صفات رکھتا ہے
کہ صاحب حلم و کرم ہے لا الہ الا اللہ العلی العظیم یعنے کوئی خدا قابل پرستش نہین ہے غیر خدائے
یکتا و بے ہمتا کے جو بلند مرتبہ ہے سبحان اللہ رب السموات السبع یعنے وہ خدا پاک اور منزہ ہے
جو یہ صفت رکھتا ہے کہ پروردگار ہے ساتون آسمان کا و رب الارضین السبع اور یہ
صفت رکھتا ہے کہ پروردگار ہے ساتون زمینون کا و ما فیہن و ما بینہن و رب العرش العظیم
یعنے پروردگار ہے ہر چیز کا جو آسمانون اور زمینون مین ہے اور جو کہ ان دونکے درمیانمین ہے
اور پروردگار ہے عرش بزرگ کا و الحمد للہ رب العالمین یعنے حمد مخصوص اوس
خدا کے لئے ہے جو پرورش کنندہ جمیع مخلوقات کا ہے اللھم اغفرلنا وارحمنا واعافنا واعف
عنا فی الدنیا والاخرۃ یعنے ایخداوند عالم ہمکو بخشدے اور ہمپر رحم کر اور عفو کر ہمسے دنیا
و آخرت مین یعنے محشور کر ہمکو پیغمبرون اور اونکی ذریت طاہرین کے ساتھ برحمتک یا ارحم الراحمین یعنے
اپنے فضل اور رحم سے ای زیادہ رحم کرنیوالے جمیع رحم کنندگان سے وصل اللہ علی محمد
و الہ اجمعین یعنے پے درپے اپنی رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر سبحان اللہ والحمد للہ
ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر یعنے خداوند عالم پاک اور منزہ ہے اور جمیع محامد اوسکے لئے مختص ہین
اور کوئی قابل پرستش بجز خدائے یکتا و بے ہمتا کے نہین ہے اور وہ بزرگ ہے اس سے کہ اوس کا
وصف بیانمین آئے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ یعنے مین گواہی دیتا ہون
اس امر کی کہ کوئی خدا قابل پرستش بجز خدائے یکتا و بے ہمتا کے نہین ہے جو یہ صفت رکھتا ہے
کہ یگانہ ہے اور اسکا کوئی شریک نہین ہے یکتا و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ یعنے مین اس

امر کی گواہی دیتا ہون کہ محمد مصطفے بندہ فرمان بردار ہین خدا کے اور خدا کے بھیجے ہوے ہین
اور پیغمبر ہین اللھم صل علے محمد و آل محمد یعنے یا الٰہی پے در پے اپنی رحمت نازل کر محمد و آل
محمد پر اور مراد آل محمد سے حضرت فاطمہ زہرا صلواۃ اللہ علیہا اور دوازدہ امام علیہم السلام
ہین و تقبل شفاعتہ فی امتہ و رفع درجتہ یعنی قبول فرما تو شفاعت کو جناب محمد مصطفے صلی
اللہ علیہ و آلہ کی حق مین امت کے اور انکے درجہ اور منزلت کو بلند کر اپنے نزدیک السلام علیک
ایہا النبی و رحمتہ اللہ و برکاتہ یعنی اے حضرت رسالت مآب آپ پر سلام اور رحمت اور برکات
خدا نازل ہون السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین یعنے خداوند عالم کیطرف سے نماز پڑہنے والون پر
سلام ہوے اور اون بندگان خدا پر جو صالح اور نیک ہین السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ
یعنی اے گروہ مومنین جن و انس خدا کیطرف سے تم پر سلام اور رحمت و برکت ہو اور تمام
بندگان خدا پر پس مبطلات روزہ کے چیزین ہین ج دس چیزین ہین اول و دوم عمدًا
کھانا اور پینا خواہ ماکول و مشروب معتاد ہو یا نہو ہان اگر سہوًا کھائے تو کوئی ضرر نہین سوم جماع کرنا
اور یہ مبطل صوم بھی ہے اور موجب قضا و کفارہ بھی ہے خواہ قبل مین ہو یا دبر مین فاعل ہو مفعول
اگرچہ مفعول مرد ہو پس بمجرد غائب ہونے حشفہ کے خواہ منی باہر آے یا نہین روزہ باطل اور قضا
و کفارہ واجب ہوگا اور یہی حکم ہے حیوانات کے ساتھ وطی کرنیکا چوتھے جھوٹ لگانا خدا
و رسول اور ائمہ معصومین علیہم السلام پر اور اسیطرح علی الاحوط جمیع انبیا اور اوصیا
علیہم السلام پر اور احوط الحاق جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام بھی ہے پس یہ بھی جب بطلان صوم اور باعث
قضا و کفارہ ہے پانچوین عمدًا پانی مین سر ڈبونا مبطل روزہ اور موجب قضا و کفارہ ہے لیکن
بھولے سے مضر نہین ہے چھٹے پہونچنا غبار کا حلق مین اور اسکی مخرج ہے خاص منقوطہ کا

ساتوین قے کرنا اور یہ بھی اگر عمداً ہو موجب قضا ہی اور اگر بے اختیاری مین آجاے کوئی ضرر نہین
بہرحال اسمین کفارہ نہین آٹھوین استمنا یعنے منی کا خواہ ہاتھ کے ملنے سے یا کسی اور طریق سے
نکالنا کہ یہ بھی مبطل صوم اور موجب قضا و کفارہ ہی نوین احتقان بالماء یعنی تر چیزون سے
بیضرورت عمل لینا مثل آب خالص یا آب ترک کاسنی وغیرہ کے اور یہ حرام بھی ہی اور مبطل صوم و موجب
قضا و کفارہ بھی ہی مگر شیاف نمک یا صابون کا مکروہ ہی اور احوط ترک ہے دسوین صبح تک
عمداً جنابت پر باقی رہنا خواہ جنابت احتلام سے ہوئی ہو یا دوسرے سبب سے خواہ وہ سبب
حرام ہو خواہ حلال کہ یہ حرام اور مفسد صوم و موجب کفارہ و قضا ہی س کلی کرنا روزہ دار کے
واسطے اگرچہ غیر وضو کے لئے ہو جائز ہے یا نہین ج ہان اگرچہ محض خنکی کے لئے بھی ہو تو
بھی جائز ہے اور غیر وضو مین ترک افضل ہی اور مستحب ہے بعد کلی کرنیکے تین مرتبہ تھوک ڈالنا
س روزہ دار کے لئے مسواک کرنا جائز ہے یا نہین ج جائز ہے لیکن جبتک مسواک
کرتا ہے اوسکو منہ سے نہ نکالے اور اگر نکالے تو اوسکا پانی نچوڑ دے حلق سے نہ اوتارے
س انگوٹھے کا چوسنا اور جانور یا اور بچے کے لئے دانہ چبانا اور نمک چھکنا اور جو امور
مثل اسکے ہون اونکا کیا حکم ہے ج موجب بطلان صوم نہین جبتک کہ عمداً انمین سے
کوئی چیز حلق سے نہ اوتارے یعنی اشیاء مذکور کو منہ سے بعد چبانے یا چکھنے کے دور
کر دینا چاہیے س سرمہ یا دوا آنکھ مین لگانیکا کیا حکم ہے ج روزہ دار کے
لئے مضر نہین ہے البتہ سرمہ مکروہ ہی اور اگر ذائقہ اوسکا حلق تک پہونچے تو احوط ترک ہے
س روزہ کی نیت مین قربۃ الی اللہ کا قصد کرنا کافی ہے یا نہین ج کافی ہے
س شروع مہینہ مین یعنے یکم ماہ رمضان کو یا وسط ماہ مین تمام مہینہ کی نیت کرنا
جائز ہے یا نہین ج ہان جائز ہے اور احوط یہ ہے کہ ہر شب مین علیحدہ نیت کرے

س وہ مبطلات صوم جو فقط موجب قضا ہین اور بجالانا اونکا حرام نہین ہے کہین ج تین چیزین
ہین اول جبتک طلوع صبح کا یقین نہو مفطر چیزونکا عمل مین لانا اگرچہ جائز ہے لیکن اگر باوجود
قدرت یا عدم قدرت بغیر تفحص کے مفطرات کو عمل مین لایا ہو اور بعد کو معلوم ہوا ہو کہ اوسوقت
صبح تھی تو قضا بغیر کفارہ کے واجب ہے بلکہ اگر تفحص کرنے سے بقاے شب کا اطمینان بھی حاصل
ہوا ہو تو بھی احوط قضا ہی دوسرے جبکہ کوئی خبر دے کہ ابھی رات باقی ہے اوسکے قول پر مثلاً
اعتماد و وثوق کرکے اور گمان بہم پہونچا کر کچھ کھا پی لیا اور پھر معلوم ہوا کہ صبح ہوگئی تھی تیسرے
بھی قضا واجب ہے نہ کفارہ ہان اگر علم بقاے شب کا حاصل ہوگیا تھا تو قضا لازم نہین ہے اور اگر
اور خود تحقیق کی ہو اور علم مذکور حاصل نہوا ہو تو اسصورت تین قضا احوط ہی تیسرے اگر کوئی
خبر دے کہ صبح ہوگئی اور اس گمان سے کہ ہنسی سے کہتا ہے یا جھوٹ کہتا ہی کچھ کھالے اور پھر
معلوم ہو کہ فی الواقع صبح ہوگئی تھی تو قضا لازم ہوگی نہ کفارہ س روزہ ماہ رمضان یا نذر
معین کے توڑ ڈالنے یا نہ رکھنے کا کفارہ بیان فرمائیے ج کفارہ تین طرح پر ہے اول ایک بندہ آزاد کرنا
دوسرے دو مہینہ پے در پے روزہ رکھنا تیسرے ساٹھ مسکینون کو کھانا دینا جب کسی فعل
حلال سے افطار کرے تو ایک انمین سے واجب ہوگا اور اگر فعل حرام سے افطار کیا ہی مثل زنا کے یا شراب
یا مال حرام کھانیکے پس تینون کفارے واجب ہین جسکو چاہی اول ادا کری اور جسکو چاہے موخر کری س
ماہ رمضان مین اگر کوئی مرد صائم اپنی وجہ روزہ دار سے بجبر جماع کرے تو کیا حکم ہے ج اسصورت مین
اگر عورت راضی نہ ہوی تھی تو دونو کفارہ مرد پر واجب ہے اور اگر عورت نے بھی مرد کی اطاعت
کی ہو تو ایک ایک کفارہ ہر ایک پر واجب ہے س اگر کوئی شخص رمضان مین حلال
سمجھکر افطار کرے تو مرتد ہوگا یا نہین ج اگر حلال سمجھکر افطار کیا ہو تو مرتد ہی اور اگر حلال
نہ سمجھے اور افطار کرے تو فاسق ہے مگر اوسکی تعزیر حاکم شرع پر لازم ہے س

فطرہ ماہ رمضان کا فقیر اور امیر سب پر واجب ہے یا نہین ج امیر پر واجب ہے نہ فقیر پر س
فقیر کسکو کہتے ہین ج جو بالفعل یا بالقوۃ ایک سال کے معاش کی طاقت نرکہتا ہو
س فطرہ مکلف پر فقط اپنا واجب ہے یا عیال کا بھی واجب ہے ج اپنا فطرہ بھی اور
عیال کا بھی واجب ہے خواہ وہ واجب النفقہ ہو یا نہو بالغ ہو یا نہو عاقل ہو یا نہو بندہ ہو یا آزاد
مسلمان ہو یا کافر اور اسی طرح مہمان کا فطرہ بھی واجب ہے مگر جب اوسپر عیال ہونا صادق
آئے س فطرہ کے واجب ہونیکا کون وقت ہے یعنے شب عید مین قبل غروب واجب ہوتا ہے
یا بعد غروب ج وقت غروب فطرہ واجب ہوتا ہے مگر ہان اگر شب عید کو بعد غروب
کوئی مہمان بلانیسے یا بغیر بلائے ہوے آئے یا کوئی لڑکا پیدا ہو تو فطرہ اوسکا واجب نہین ہے
بخلاف اسکے کہ اگر قبل غروب ایسا ہو تو اوسکا فطرہ واجب ہو جائیگا س فطرہ کس جنس سے
ہونا چاہئے ج جنس فطرہ کی جسکو انسان زیادہ کھاتے ہین اوسمین منحصر ہے مثل گندم و جو
و خرما و انگور و شیر اور ماش اوچنے اور مسور وغیرہ کے مگر جو اور گندم اور انگور اور خرما بہتر ہے
س زکوۃ فطرہ کی کیا مقدار ہے ج ہر شخص کے لئے ایک صاع واجب ہے اور صاع چھ سو
چودہ مثقال صیرفی کا ہوتا ہے اور صاع ایکمن تبریزی سے پچیس مثقال اور تین ربع مثقال کم ہوتا ہے
اور اگر ایک حقہ نجف دیدے تو بہتر ہوگا بلکہ کچھ زیادہ اور زیادتی کو قربۃً الی اللہ تصدق مین
حساب کرے س نماز عید فطر و عید قربان واجب ہے یا نہین ج امام یا نائب خاص
امام کے زمانیمین واجب ہے اور اس زمانہ مین مستحب ہے س نماز جمعہ واجب عینی ہے
یا واجب تخییری ج واجب تخییری ہے اس معنی سے کہ اگر جمعہ پڑہیگا تو اوس روز کی ظہر ساقط
ہو جائیگی مگر بہتر یہ ہے کہ دونونکو قربۃً الی اللہ پڑھے س کے چیزونمین زکوۃ واجب ہوتی ہے ج
نو چیزونمین پہلے سونا دوسرے چاندی اور دونونکا سکہ معاملہ سے سکہ دار ہونا چاہئے تیسرے بکری چوتھے

اونٹ پانچوین گائے چھٹے گندم ساتوین جو آٹھوین انگور نوین خرما اور زکوۃ کے واجب
ہونیمین بقدر نصاب ہونا شرط ہے اور گاؤ اور گوسفند و شتر و طلا و نقرہ مین ایکسال کا گذرنا یعنے
بارھوان مہینہ داخل ہوجانا شرط ہے س غلونکے نصاب کی حد ونکو بیان فرمائے ج
نصاب سب غلونکی ایک ہی ہے اگر اوسمین کچھ بھی کمی رہجائیگی تو زکوۃ واجب نہوگی اور
اسیطرح اگر نصاب سے کچھ قلیل بھی زاید ہوگا تو اوسکی بھی زکوۃ لازم ہوگی مقدار نصاب پانچ وسق
ہے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور وسق ایکسو چوالیس من کا بحساب شاہ عباسی تول کے
ہوتا ہے س جو خرچ کہ دانہ پڑنے سے پہلے ہوتے ہین مثلاً اجرت نہر یا زمین کھودنیکی یا
اجرت کارندونکی یا حافظان زراعت کے آیا اسکو خارج کرکے زکوۃ دین یا بغیر خارج
کئے ہوے ج احوط یہ ہے کہ خارج نکرین س سونے کے نصاب بیان فرمائے ج
پہلے نصاب سونیکے پندرہ مثقال صیرفی ہے جو برابر بیس مثقال شرعی کے ہے اور دوسرے
نصاب تین مثقال صیرفی ہے جو برابر چار مثقال شرعی کے ہے س چاندیکے نصاب
بیان فرمائیے ج چاندیکی نصاب اول ایک سو پانچ مثقال صیرفی ہے اور دوسری نصاب
اوسکے اکیس مثقال صیرفی ہے اور ضابطہ کلیہ سونے چاندیکی زکوۃ کا یہ ہے کہ
جب نصاب بھر ہوجاے تو چالیسوان حصہ اوسکا دیدے اگرچہ اس بناپر بعض وقت کچھ زیادہ دیدیا جائیگا
س بکریکے نصاب بیان فرمائیے ج بکریکے پانچ نصاب ہین پہلے نصاب چالیس اور اوسمین
ایک بکری دیجاتی ہے دوسرے نصاب ایکسو اکیس اور اوسمین دو بکریان دینا چاہیے تیسرے
نصاب دوسو ایک اور اوسمین تین بکریان دینا چاہیے چوتھے نصاب تین سو ایک اور اوسمین
چار بکریان دینا چاہیے پانچوین چار سو ہے جہانتک زیادہ ہوتی جاے اوسمین ہر سیکڑے پر
ایک بکری ہے اور درمیان نصابونکے جو مقدار ہے اوسمین زکوۃ نہین ہے اور چاہیے کہ زکوۃ مین

اگر بکری ہو تو ایکسال اوسکا کامل ہو چکا ہو اور اگر بھیڑ ہو تو تیسرے سال مین داخل ہو چکی ہو
س خمس کتنی چیزون سے متعلق ہوتا ہی ج آٹھ چیزون سے اول وہ مال جو کافر حربی
سے ہاتھ آجائے دوسرے معدن اگرچہ وہ معدن نمک یا گندبک کا ہو تیسرے دفینہ
جو زمین مین ذخیرہ کیا ہوا ہاتھ آئے چوتھے جو چیزین دریا سے غوطہ لگا کر نکالین مثل گوہر
و مرجان کے پانچوین تجارت و زراعت و صناعت اور دیگر اکتسابات کے منافع اور زیادتی
منفعت زراعت و کسب کے جو سال بھر کا خرچ کر کے بچ رہے اگرچہ کم ہو مثل شکار کرنے چوپائیکے
اور سقائی اور مزدوری کرنیکے یہانتک کہ عبادات و تعلیم اطفال مین بھی اور صحرا سے لکڑیان
یا پہاڑ سے شہد جمع کر کے لانا یا معماری کرنا یا قاصدی اور دلالی کرنا اور چرخہ کاتنا اور خیاطی کرنا
اور کفش دوزی اور کفن فروشی کرنا اور کھیتی کاٹنا یا جولاہے کا پیشہ یا دھوبیکا کام یا حمامی کرنا
یہانتک کہ کمر بند فروخت کرنا اور اسی طرح تمام اقسام کسب چھٹے وہ زمین ہی جو کافر ذمی سے
کوئی مسلمان مول لے ساتوین وہ مال حلال جو مال حرام سے مخلوط ہو جاے اور نہ اوسکی مقدار معلوم ہو
اور نہ اوسکا مالک معلوم ہو س جس مال مین خمس واجب ہے اگر بغیر خمس دئے ہوئے اوس
مال سے کپڑا مول لیکر پہنے تو نماز پڑھنا اُس کپڑے مین صحیح ہے یا نہین ج وہ کپڑا غصبی ہے
نماز باطل ہوگی س جو شے سال بھر کے ذخیرہ سے بچ رہے مثل چانول اور روغن
اور قند و چاے و تمباکو اور کولا اور لکڑی اور نمک اور مرچ وغیرہ کے تو اوسمین خمس
واجب ہے یا نہین ج ہان تمام خرچ سے بچ رہنے کے بعد خمس اوسکا دیگا بشرط اس کے
کہ منافع مکاسب سے ہو اور قبل مین اسکا خمس بھی ندیا ہو س اخراج مصارف مین میانہ
روی ہر شخص کے حال کے موافق معتبر ہے یا نہین ج ہان معتبر ہے اگر فضول خرچی کریگا
تو اوسپر بھی خمس لگایا جائیگا لیکن اگر تنگی سے خرچ کرے تو اوسکا بھی خمس دے س یہانتک

کپڑے پہنکر نماز پڑھ سکتے ہین یا نہین ج بانات اور اسیطرح کے اور کپڑونمین نماز کا جواز
بعید نہین ہے اگرچہ احوط احتیاط ہے س اگر کوئی شخص نماز مین مشغول ہو اور اوسکو خیال نرہے
کہ کس نماز کی نیت کی ہے ظہر یا عصر کی پس اس صورت مین کیا کرنا چاہئے ج اس نماز کو
نماز ظہر قرار دے س سجدے مین اعضای سبعہ کا زمین پر پہونچانا واجب ہی یا نہین ج
لازم ہے یہانتک کہ سر انگشت پا کا بھی پہونچانا واجب ہے س ائمہ طاہرین کے حرم مین
اذان و اقامت ساقط ہے یا نہین ج نہین س اگر کسی شخص کے ذمہ کئی غسل ہون
مثل غسل جنابت و حیض و مس میت کے اور غسل کرنیکے وقت یہ نیت کرے کہ غسل کرتا ہون
واسطے رفع جمیع احداث کے جو ذمہ میرے ہین کافی ہوگا یا نہین ج کافی ہی س اگر
کسی کے ذمہ کئی غسل مستحبی مجتمع ہون مثل غسل زیارت اور جمعہ کے پس ایک نیت کل اغسال کے
واسطے کافی ہے یا نہین ج کافی ہے س غسل جنابت اور غسل جمعہ ایک نیت سے
کر سکتے ہین یا نہین ج اگر اسقدر جانتا ہے کہ غسل جنابت غسل جمعہ کے لئے کافی ہوجاتا ہے
بدون نیت تداخل کے صحیح ہوگا س اگر نماز جہریہ مین امام کی اواز ماموم تک نہ پہونچتی ہو
یا آواز مین اشتباہ ہو تو ماموم ترک قراءت کر سکتا ہے یا نہین ج اگر امام کی آواز نہ سنے
تو چاہئے بنابر احتیاط قراءت کرے لیکن واجب نہین ہے اور حالت اشتباہ مین چاہئے
کہ ماموم قراءت کو ترک کرے س اگر پاؤنکے تلوونمین میل ہو تو غسل کیواسطے مضر ہی یا نہین
ج اگر حائل نہو تو کوئی حرج نہین س اگر دست و پا کے ناخونونمین کسیقدر میل ہو تو
غسل یا وضو صحیح ہے یا نہین ج اگر ناخن کے نیچے کی جگہ اعضاے باطنیہ مین محسوب ہو تو میل کا ہونا
مضر نہوگا س بدنمین جو چکنای ہوتی ہے خصوصًا سر مین بسبب پسینہ کے جو چکنائی ہوتی ہے
غسل و وضو کے لئے مضر ہے یا نہین ج کچھ مضر نہین ہے س شبہ غیر محصورہ سے کیا مراد ہے

ج شبہ غیر محصورہ یہ ہے کہ تمام اطراف مین اوسکے مبتلا ہونیکا احتمال بعید ہو مثل اسکے کہ ایکظرف
نجس ہزار مین مل گیا ہو یا زمین کا ایک نجس ٹکڑا صحرا مین مشتبہ ہو گیا ہو س اگر عمامہ یا ٹپکا
یا بند عبا مین کلابتون زرد ملا ہو تو مرد کو پہنا اوسکا جائز ہے یا نہین حالانکہ اگر بمقدار دوسو
مثقال کے یہ سب جلائے جاوین تو بوزن ایک یا دو مثقال طلا نکلے گا ج اگر طلا اوسمین سطرح مشترک
ہو کہ گویا نیست و نابود ہو گیا ہو تو عیب نہین اور بعید نہین کہ دوسو مثقال مین ایک یا دو مثقال
طلا مستہلک ہو جاے س چہرہ زن اجنبیہ کا بطریق متعارف عورت ہے یا نہین ج
عورت نہین ہے س نماز قضا کی ترتیب مین آیا لازم ہے کہ یہ بھی جانے کہ یہ نماز کسوقت کی ہے
یا لازم نہین ج نماز قضا مین اس امر کی ترتیب لازم نہین کہ سمجھے کہ فلان وقت کی نماز
پڑھتا ہون بلکہ صلوٰۃ یومیہ کی ترتیب سے اگر پڑھے گا تو کافی ہو جاویگا ہان جو نماز خلاف
ترتیب یومیہ کے فوت ہوی ہے تو قضا مین بھی ترتیب کا جاننا لازم ہے س میت کے غسل
دینے کا کیا طریقہ ہے ج میت کو پہلے غسل دینا واجب ہے آب سدر یعنے بیر کے پانیسے اور دوسرے
بار آب کافور سے بعد اوسکے آب خالص سے اور ترتیب بھی واجب ہے جیسا کہ بیان کیا گیا اور یہ
حکم جمیع امواتکا ہے میت جنب ہو یا حائض یا نفسا لکن احوط یہ ہے کہ میت کو غسل ترتیبی دین
جیسا کہ غسل جنابت مین بیان کیا گیا س اگر پانی میسر نہو تو میت کو کسطرح غسل دینا چاہئے
ج تین تیمم ہر ایک غسل کے ارادہ سے بقصد قربت مطلقہ دینا چاہئے اور اگر تیسرے
تیمم کو بقصد ما فی الذمہ دین تو اولی اور احوط ہے س تکفین میت کے احکام کو بیان فرمائیے
ج تین پارچہ تکفین میت کے لیے واجب ہین پیراہن اور لنگ اور سر تا سرے اور پیراہن
مین یہ شرط ہے کہ شانہ سے نصف پنڈلی تک دونو طرف سے چھپالے اور لنگ اتنی ہونا چاہئے
کہ ناف اور زانو کو چھپالے اور سر تا سرے اتنی بڑی ہونا چاہئے کہ دونون

بلکہ احوط یہ ہے کہ پیراہن قدم تک ہو اور لنگ سینہ سے قدم تک اور احوط اور اظہر یہ ہے
کہ قدر واجب سے بدون اجازہ ورثہ بالغین کی زیادہ نہ کرے اور اگر ورثہ کم سن ہون تو قدر واجب سے
زیادتی نہ چاہیئے س اصل مال مین کفن واجب ہوتا ہے یا ثلث مال مین ج کفن
اصل مال سے دینا چاہیئے اگرچہ میت قرضدار ہو لیکن کفن زوجہ کا شوہر کے مال سے
واجب ہے اگرچہ زوجہ مال دار ہو س اگر کفن پر کل قران یا بعض قران لکھا جاوے
تو جائز ہے یا نہین ج جائز ہے بشرطیکہ نجاست سے مثل خون و بول و براز کے محفوظ رہے
س حنوط کرنا میت پر واجب ہے یا نہین ج بعد غسل دینے کے واجب ہے اور
اعضاے سبعہ مین کافور لگانیکو حنوط کہتے ہین اور بقدر مسمی کافی ہے س نماز میت کا
طریقہ بیان فرمائیے ج اول نیت کرے بعد اوسکے تکبیرۃ الاحرام کھکر یہ پڑھے اشہد ان
لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ اللہ اکبر اور بعد دوسری تکبیر کے یہ پڑھے اللھم صل
علے محمد و ال محمد اللہ اکبر اور تیسری تکبیر کے بعد یہ پڑھے اللھم اغفر للمومنین و المومنات
اللہ اکبر چوتھی تکبیر کے بعد یہ کہے اللھم اغفر لہذا المیت اللہ اکبر اور اگر میت عورت ہو تو ہذہ المیت
کہے س دفن میت کے احکام بیان فرمائیے ج میت کو اسطرح دفن کرنا چاہیے کہ بدبو
باہر قبر کے محسوس نہو اور درندون سے محفوظ رہے اور قبلہ کے رخ داہنی کروٹ میت کا لٹانا
واجب ہے اور اگر دفن کرنا ممکن نہو تو کسی ظرف مین مثل مٹکے یا صندوق وغیرہ کے سر کو بند
کرکے دریا مین چھوڑ دے اور اگر یہ بھی ممکن نہو تو اوسکے پیر مین پتھر باندھ کر دریا مین ڈالدین
س اگر غسال بقصد اجرت میت کو غسل دے تو غسل صحیح ہے یا نہین ج غسل صحیح ہے لیکن
اجرت لینا حرام ہے سوا اسطے کہ یہ واجب کفائی ہے اور یہی حکم ہے نماز اور قبر کھودنے مین

س قبر کھود کر اور میت کو نکالکر مشاہد مقدسہ لیجانا جائز ہے یا نہین ج قبر کا کھودنا
حرام ہے لکن اگر کسی دوسرے نے پیش قبر کیا ہو تو اسصورت مین لیجانا جائز ہوگا س
لکھا ہوا کفن میت کو دینا جائز ہے یا نہین ج جائز ہے مگر سفید ہونا بہتر ہے لکن عمامہ
لکھا ہوا میت کے لیے مستحب ہے س اگر قیمت معین کرکے دلال یا تجار کو کوئی چیز فروخت کرنیکو
دین کہ تو دو تومان یا کم وبیش کو فروخت کرنا اور اوسنے قیمت معینہ سے زیادہ کو وہ شے
بیچی تو زیادتی مال مالک ہوگی یا مال بیچنے والیکا ہوگا ج وہ قیمت زاید بھی مالک مال کو
ملیگی اور بائع کو اجرت مثل دیجائیگی اگرچہ صاحب مال نے یہ بھی کہدیا ہو کہ اگر معین سے زائد کو
فروخت ہوگی تو وہ زاید تیرا مال ہے اور یہی حکم ہے جسوقت مین بزاز وغیرہ مثلاً کسی تاجر کے نزدیک
جاوے اور دس تھان چھینٹ کے اوٹھالائے اور کہے کہ ہر تھان کی کیا قیمت ہے تاجر کہے
مثلاً فی تھان دو تومان یا کم اور بزاز اُس قیمت سے زیادہ مین بیچے تو وہ زیادتی صاحب
مال لیگا کیونکہ ابھی تک تاجر نے بزاز کے ہاتھ بیع نہین کیا ہے مگر یہ کہ صاحب مال یعنے تاجر کہے کہ مینے
فی تھان دو تومانکو بیچا اور مشتری یعنی بزاز کہے کہ مینے قبول کیا اسصورت مین اگر بقیمت زائد
بیچے تو زیادتی مشتری یعنی بزاز کی ہوگی س اگر کوئی شخص کچھ پیسے قصاب کو دے اور
کہے کہ گوشت بکری یعنے نر کا دو اور اوسنے بکری یعنی مادہ کا دیا یا بھیڑ کا گوشت دیا تو
اسصورتمین قصاب بری الذمہ ہوگا یا نہین ا ور اون پیسونکا استعمال مین لانا اوسکے لئے
حلال ہوگا یا نہین ج اگر مشتریکو معلوم ہوگیا ہو کہ یہ گوشت بھیڑ یا مادہ کا ہے تو پھیر دینیکا
اوسکو اختیار ہے اور اگر واپس نکرے تو قیمت قصاب پر حلال ہے اور اگر مشتری کو
معلوم نہوا ہو کہ کس چیز کا گوشت ہے تو قیمت قصاب پر حرام ہے اور نہ مشغول
الذمہ رہے گا لکن اسمین اشکال ہے پس اگر فرض کیا جاوے کہ بیع گوشت معین پر

واقع ہوی ہے اور نر و مادہ دونون ایک جنس قرار دئے جائین تو بیع صحیح ہی اگرچہ یہ فعل قصاب کا
بسبب دھوکا دینے کے حرام ہوگا ہان اگر فرض کیا جاے کہ بیع گوشت معین پر نہین ہوی بلکہ
مطلق گوشت پر ہوی ہی تو حرام ہونا اُس قیمت کا بعید نہین ہے کیونکہ جو چیز کہ اوسکے ذمہ واجب تھی
اوسکے پورا کرنیکا قصد نہین کیا اگرچہ یہ بیع اسحالت مین بھی صحیح ہوگی البتہ گوشت ذمہ قصاب کے
باقی رہیگا اور ایسا ہی حکم ہے اون اشیا کا جنکا ذکر آیندہ ہوگا س اگر کسی شخص نے بقال کو
روغن خالص کی قیمت دی اور اوسنے خالص نہ دیا بلکہ اوسنے روغن ممزوج بدنبہ یا خالص
دنبہ کا دیدیا تو آیا وہ خاص مال قیمت بقال پر حرام ہے یا حلال اور بری الذمہ ہوگا یا نہین
ج اگر مشتری کو معلوم ہوجائے کہ روغن خالص دنبہ یا ممزوج بدنبہ ہے یعنے روغن
خالص نہین ہے تو واپس کرنیکا اوسکو اختیار ہے اور اگر نہ معلوم ہو تو بقال کو قیمت لینا
حرام ہے اور بری الذمہ نہوگا مگر یہ اوس صورت مین ہے جبکہ روغن خالص دنبہ دیا ہو لیکن روغن
ممزوج بدنبہ مین اشکال ہی س اگر کسینے مثلاً ٹاٹ وغیرہ رنگریز کو نیلا رنگنے کو دیا
اور اوسنے مارا اور پھٹکری سے رنگدیا تو اوسکی قیمت رنگریز پر حلال ہی یا حرام اور بری الذمہ
ہوگا یا نہین ج اگر خریدار کو معلوم ہوجاے تو واپس کردینے کا اوسکو اختیار ہے اگر معلوم نہو
تو رنگریز کے لئے وہ مال حرام ہی اور مشغول الذمہ رہیگا اور اسیطرح اور چیزونکو بھی قیاس کرنا چاہیئے
س اگر کوئی شخص کسی بزاز کو کچھ پیسے دے اور کہے ایسی چھینٹ چاہتا ہون کہ جسکا
رنگ نہ چھوٹے اور بزاز ایسی چھینٹ دے کہ جسکا رنگ چھوٹ جاتا ہے اور مشتری اسکو نہ سمجھے
آیا یہ مال بزاز پر حلال اور بری الذمہ ہوگا یا نہین ج اگر مشتری سمجھے تو اختیار فسخ رکھتا ہی
ورنہ بزاز بری الذمہ نہین ہے س کھوٹا مال راہداریکے یا ظالم کے
مددگارون اور کارندونکو یا خود ظالم کو دینا جائز ہے یا نہین ج جائز نہین ہے

بلکہ اوس کھوٹے روپیہ وغیرہ کو توڑ ڈالنا چاہیے س اگر راہ دار یا طلام یا پاکار کچھ چیز تین
تاجر یا بقال سے قرض مول لین اور بعد اسکے حرام پیشہ تاجر و بقال کے حوالہ کرین اور یہ
لوگ نہین جانتے کہ یہ پیسہ حرام ہے یا حلال آیا راہ دار وغیرہ بری الذمہ ہونگے یا نہین ج
نہونگے بلکہ پیسے کے مالک اور تاجر بقال وغیرہ دونونکے مشغول الذمہ رہین گے س اگر
کوئی شخص حمام مین غسل کے لئے جاے اور اوسکے پاس وہ مال ہو جو حرام ہی یا وہ مال خمس
کہ حق امام اوسمین سے ادا نہین ہوا اور قصد اوسکا یہ ہی کہ اسی مال مین سے حمامی کو دیگا آیا غسل اُسکا
صحیح ہوگا یا نہین ج صحیح نہوگا اور یہی حکم وضو کا بھی ہے س دیہاتمین قاعدہ ہے کہ گیہون وغیرہ
کو میوہ کے ساتھ برابر یا ڈیوڑھا کرکے بدل لیتے ہین آیا یہ معاملہ صحیح ہے یا نہین ج اگر وزن
اوسکا معلوم ہے یا آپس مین مصالحہ کرلین تو صحیح ہے ورنہ باطل س کوئی شخص اپنا گھر
زوار وغیرہ کو اسطرح کرایہ پر دیتا ہے کہ تم جسقدر دیر تک چاہو ہر شب بیٹھو سو دینا دینا یا کم یا
زیادہ یہ آیا اجارہ صحیح ہے یا نہین ج اگر زمانہ اوسکا معلوم ہے تو صحیح ہے ورنہ باطل
اور اسیطرح سے دوکانین اور کاروان سرائین کہ جنمین زمانہ معین نہوا اونکا اجارہ باطل ہے
بلکہ اوسکا کرایہ لینا صحیح نہین ہے اور اگر مالک کی رضا نہوا ور ایسی صورتمین عبادات کے
باطل ہوجانیکا علم بھی رکھتا ہو تو عبادات بھی صحیح نہونگے س اگر کوئی شخص اپنا گھر کرایہ پر دے
دس روز کی قید سے اسطرح کہ تمکو فسخ کا اختیار ہے اگر دو شب رہو گے تو دو روپیہ دینا ہوگا اور
پانچ شبونکے پانچ روپیہ کرایہ دینا ہوگا تو یہ صحیح ہے یا نہین ج صحیح ہے اسلئے کہ زمانہ
معین ہوگیا ہے س اگر کوئی شخص کسی زوار کو اپنے گھر اس قصد سے لاے کہ اگر دس روز
رہیگا تو دس قران لینگے اور زوار یہ قصد رکھتا ہو کہ دس روز مین دو قران دونگا
تو اسصورت مین عبادت زوار مکان مذکور مین صحیح ہوگی یا نہین ج کرایہ کے مجہول

ہو بیٹے سبب سے صحیح نہو گی بشرطیکہ مسئلہ بطلان عبادت کو جانتا ہو اور مالک کے راضی کرنیکا
ارادہ نرکھتا ہو س اگر کوئی شخص نذر کرے کہ اگر فلان حاجت میری برآوے تو پانچ
قران یا کم یا زائد حضرت عباس علیہ السلام کے لئے بھیجونگا پس بعد برآنے حاجت کے وہ نذر
منعقد ہوگی یا نہین ج اگر وقت نذر صیغہ عربی یا اوسکا ترجمہ ادا کرے تو نذر صحیح ہے
ورنہ اس قسم کی نذرین صحیح نہین ہین س صیغہ نذر کسطرح سے پڑھنا چاہیئے ج صیغہ نذر
یہ ہے للہ علی کذا خواہ مشروط ہو خواہ مطلق اور ترجمہ اُسکا یہ ہے کہ اگر فلان کام میرا ہو جائیگا تو خدا
کا مجھپر حق ہے کہ فلان امر بجا لاؤن اور نیت قربت نذر مین شرط ہے س اگر کوئی شخص کسیکو
کچھ مال دے کہ اسمین شمع لیکر روضہ حضرت عباس علیہ السلام یا اور کسی روضہ ائمہ علیہم السلام
پر جلا دینا یا پانیکی سبیل کر دینا تو تکلیف اوسکی کیا ہے ج جسطرح سے کہ اوسکو وکیل
کیا ہے چاہیے کہ موافق اسکے عمل کرے اور جس روضہ کی اجازت پائی ہو اوسمین جلانا
اور سبیل کرنا چاہیئے اور خلاف حکم اگر اوسکے کریگا تو ضامن رہیگا س اگر کسی شخص کو کچھ مال
نذر نقد یا غیر نقد دیا ہو کہ روضہ حضرت عباس علیہ السلام یا اور روضہ مین لیجائے مگر مصرف کی
تعیین نہین کی پس اسصورت مین اگر زوار کو دے یا سادات یا طلاب تو جائز ہے یا نہین ج
جس صورتمین کہ اوسنے کچھ قید نہین کی ہو تو دیسکتا ہے مگر مقتضائے احتیاط یہ ہے کہ مجتہد
جامع الشرایط سے اذن لیلے اور اولےٰ یہ ہے کہ مجتہد کو دیدے س اگر کوئی زوار وغیرہ کسیقدر
موم شمع روضہ معصومین علیہم السلام سے بتبرکا لیلے تو حلال ہے یا نہین ج حرام ہے
اور اگر اپنے ہمراہ اوسکو رکھے جیب وغیرہ مین اور نماز پڑھے تو نماز باطل ہے مگر وہ موم کہ جو
زمین پر گر گیا ہے اور محل تعرض نہین ہے اور تبرکا اوٹھالے تو ضرر نہین س دو شخصون نے
باہم شراکت کی اور سو قران ایکنے دیے اور سو دوسرے نے پانچ زیادہ اور دونون مال کو

آیا اوس مال نسیہ کے نفع و نقصان مین بھی دونون شریک رہینگے یا نہین ج نفع و ضرر
مین دونون شریک نہین ہین بلکہ جس شخص نے نسیہ لیا ہے اسکا خاص نفع و ضرر اوسکے متعلق ہے
ہان اگر دوسرے شریک نے اسکو وکیل کر دیا ہو اور اوسنے اوسپر عمل کیا ہو تو اسصورت مین
نفع و ضرر کے دونون شریک رہینگے س اگر کسی شخص نے بقال کو کچھ دام دئے کہ پنیر دیدو
اور اوسنے بغیر تولے ہوئے دیدیا تو آیا یہ بیع ہے یا نہین ج چاہیے کہ وزن کر لین یا مصالحہ
کر لین ورنہ بیع باطل ہے س روٹی کو بغیر شمار کئے اور کباب اور سالن اور چلاؤ وغیرہ کو
مثلا بغیر تولے ہوے فروخت کرین تو آیا اس قسم کی بیع صحیح ہے یا نہین ج اگر وزن
نہین کیا اور مصالحہ بھی نہین کیا تو بیع باطل ہے لیکن اگر بعد کھانیکے مصالحہ کرین تو بھی صحیح
ہے س اگر کسی معمار کے دو شاگرد ہون اور وہ معمار ایک کو یا دونو کو کسی اور جگہ بھیج دے
یا اپنے ساتھ کام کرائے اور اوسکی مزدوری مین سے کہ جو ایک قران مثلا ہے دس
شاہی ہر ایک کو دے اور مابقی خود لیلے تو یہ مابقی اوسپر حلال ہے یا نہین ج
اگر شاگرد اوستاد کیجانب سے اجیر ہین تو حلال ہے ورنہ حرام ہے اور ایسا ہی حکم
درزی وغیرہ کا بھی ہے س اگر کوئی شخص کسی یتیم کو اپنے گھر لائے اور کچھ مزدوری
پر اوسکو اپنے پاس رکھے خدمت کے لئے تو آیا یہ خدمت یتیم کی اور یہ اجرت صحیح ہے
یا نہین ج اگر اُس یتیم کو کسی وصی یا متولی یا حاکم شرع یا دادا نے اجیر کر دیا ہے
تو صحیح ہے ورنہ باطل ہے س اگر کسی عورت کو روٹی پکانے کے لیے لائین اور بیس
من مثلاً آٹا طبق مین ڈالین تاکہ خمیر کرے اور پھر اوسکو پندرہ من کی مزدوری دین اور
کہین کہ پندرہ من تھا تو بری الذمہ ہوگا یا نہین ج پانچ من کی اُجرت کا ذمہ دار رہیگا

مگر یہ کہ قریب اسکا ظاہر ہو جاوے اور وہ معاف کردے تو البتہ بری الذمہ ہو جاویگا
س اگر کوئی قرآن یا خاک شفا ہمراہ لیکر پاخانہ مین چلا جاے اور بے اختیار ہاتھ سے
گر جائے تو نکالنا اوسکا واجب ہے یا نہین ج مع الامکان اوس کا نکالنا اور پاک
کرنا واجب فوری ہے مگر جسوقت کہ نکالنا دشوار ہو یا باعث ضرر ہو تو مضائقہ نہین ہے
مگر صورت مجبوری مین جبتک کہ وجود اون چیزونکا وہان باقی ہے بول و براز کرنا اوس
بیت الخلا مین محل اشکال ہے س خاک پاک کے ظروف سے کسی مقام پر جو غیر کربلای معلے
ہو استنجا کرنا جائز ہے یا نہین ج اگر نجاست سے محفوظ رہے تو جائز ہے اور چاقو
اور چھریکا رگڑنا خاک تربت پر جائز ہے لکن ترک اولی ہے س اگر کوئی شخص معاذ اللہ
رسولخدا صلعم یا ائمہ ہدا علیہم یا حضرت فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا کو گالی دی تو کیا حکم ہے
ج مرتد ہے اور جسطرح سے ممکن ہو اگرچہ بغیر اذن مجتہد قتل اوسکا جائز ہے س کاکل
رکھنا جائز ہے یا نہین ج بعید نہین ہے کہ اس زمانہ مین اکثر لوگون پر حرام ہو س مچھر اور
مکھی کے جلانیمین کیا حکم ہے ج گناہ تو نہین ہے مگر مکروہ ہے س اگر کوئی شخص دیکھے
کہ چور کسیکا مال ناحق چوری کرکے لئے جاتا ہے آیا منع کرنا یا حفاظت کرنا اور اوس مالکا
بچانا اوسپر واجب ہے یا نہین ج چونکہ منکر سے نہی کرنا واجب ہے اور ضرر کلی اور جزئی مین
کوئی فرق نہین ہے لہذا علی الاقوی منع کرنا یا مالک کو خبر کردینا واجب ہے س ڈاڑھی منڈوانا
اور کتروانا حرام ہے یا نہین ج حرام ہے مگر جسقدر بجہت اصلاح ہو وہ جائز ہے س
اگر کوئی شخص لڑکے یا مجنون سے کوئی چیز لے تو کیا کرنا لازم ہے ج اگر اوسکا ولی موجود ہے
تو اوسکو دیدے اور اگر کوئی ولی نہو تو مجتہد کو دیدے کہ وہ ولی اُسکا ہے اور اگر کسی تک
نہ پہونچا تو ضامن رہیگا س اگر کوئی جانور تیر یا نیزہ یا شمشیر وغیرہ سے مارا جاوے تو حلال ہے یا حرام

غلیل یا پتھر سے مارا جاوے حلال ہی یا حرام ج حرام ہے س جب کتا تعلیم یافتہ کسی
شکار کو پکڑے باوجود ان شرطونکے اول کہ یہ شکار کنندہ مسلم ہو دوم یہ کہ بوقت چھوڑنے کتے کے
نام خدا کو ذکر کرے مثلاً کہے بسم اللہ اور شکار ہی کے قصد سے اوسکو چھوڑے تو وہ شکار حلال ہے
یا حرام ج اگر شکار وحشی ہو باشرائط مذکورہ تو حلال ہے س جسوقت حالت اضطرار
مین کسی حیوان کو سنگ یا دندان یا نئے وغیرہ سے ذبح کرین تو حلال ہیگا یا حرام ج حلال
ہے اور یہی حکم ہے اوس حیوانکا جسکو بھولے سے بغیر رو بقبلہ یا بے نام خدا کے ذبح کرلین س اگر
کوئی بچہ اپنی مانکے شکم مین پورا مجسم ہو چکا ہو یہانتک کہ بال بھی اوسکے پورے نکل آئے
ہون اور مانکے ذبح کرنے سے وہ بھی شکم مین مرجاے تو وہ بچہ حلال ہے یا حرام ج بنابر
مشہور حلال ہے س مرغ یا چڑیا یا کبوتر کے سر کو جدا کر ڈالین تو حلال رہیگا یا حرام
ج نجس اور حرام ہے س صیغہ عقد منقطع کو باختصار بیان فرمائیے ج عقد کی
دو حالتین ہین یا فضولی ہے یا توکیلی فضولی تو یہ کہ جس عورت سے نکاح منظور ہے بی او سکے
وکالت کے صیغہ جاری کرین بعد اوسکے اگر وہ عورت اجازت دی تو صحیح ہی ورنہ باطل
اور عقد توکیلی یہ ہے کہ اوس عورت کیطرف سے وکیل ہو کر صیغہ جاری کرین لیکن صیغہ عقد
متعہ فضولی اسطرح سے ہی کہ اول مرد عورت کیجانب سے غیر عربی مین کہے عقد متعہ مین دیا مینے فلان
عورت کو اپنے ساتھ اب سے طلوع آفتاب تک ایک روپیہ پر بعد اوسکے فوراً مرد اپنی
جانب سے کہے کہ فلان عورت کو متعہ مین قبول کیا مینے اپنے واسطے اسوقت سے طلوع
آفتاب تک ایک روپیہ مین بعد اوسکے مرد عورت کیجانب سے عربی مین کہے اَنْکَحْتُهَا
وَزَوَّجْتُهَا اِیَّایَ فِی الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَی الْمَبْلَغِ الْمَعْلُومِ۔ بعد اسکے فوراً مرد اپنی جانب سے

کہے قبلتُ لی پس کافی ہو جائیگا باشرائط۔ اور لیکن صیغۂ عقد متعہ توکیلی اسطرح ہے
کہ اولاً مرد عورت کیجانب سے وکیل ہو کر کہے کہ اس عورتکو جسنے مجھکو وکیل کیا ہی عقد متعہ مین
دیا اوس شخص کے جسنے مجکو وکیل کیا ہے اسوقت سے طلوع آفتاب تک ایک روپیہ مین
مثلاً پس فوراً وکیل مرد کا کہے کہ قبول کیا مین نے تیری موکلہ کو واسطے اپنے وکیل کنندہ کے اتنی
مدت کے لئے ایک روپیہ مین مثلا بعد اوسکے وکیل عورتکا عربی مین کہے زَوَّجْتُ مُوَکِّلَکَ
مُوَکِّلَتِیْ فِی الْمُدَّۃِ الْمَعْلُوْمَۃِ عَلَی الْمَبْلَغِ الْمَعْلُوْمِ بعد اوسکے وکیل مرد کا فوراً کہے قَبِلْتُ لِمُوَکِّلِیْ کافی
ہو جائیگا اور اگرچہ کسی سبب سے مرد نے چاہا ایجاب و قبول دونون کو خود پڑھے تو وکیل عورت کا
ہو کر کہے اس عورت وکیل کنندہ اپنے کو متعہ مین دیا مینے ایکروز کے واسطے اپنے لئے اسوقت سے
طلوع آفتاب تک ایک روپیہ مین مثلا بعد اسکے فوراً اپنی جانب سے کہے اس عورتکو اپنے
واسطے قبول کیا مینے ایکروز کیلئے اسوقت سے طلوع آفتاب تک ایکروپیہ مین مثلا بعد اوسکے
عربی مین کہے اَنْکَحْتُ وَزَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ اِیَّایَ فِی الْمُدَّۃِ الْمَعْلُوْمَۃِ عَلَی الْمَبْلَغِ الْمَعْلُوْمِ بعد اوسکے
مرد فوراً اپنی جانب سے کہے قَبِلْتُ لی کافی ہو جائیگا بشرائط سس نکاح منقطع کے شرائط کو
بیان فرمائے مختصراً ج بارہ شرطین ہین اول یہ کہ صیغہ عربی مین یہ لفظ صحیح واقع ہو کیونکہ
عربی غیر صحیح کافی نہین ہے اور اسطرح کافی نہین ہے صیغہ بہ لفظ فارسی جاری کرنا
یا امکان عربی دوسرے ایجاب و قبول دونو جانب سے صیغہ ماضی مین واقع ہو یعنے
ایجاب مین۔ اَنْکَحْتُ یا زَوَّجْتُ یا مَتَّعْتُ کہے اُنْکِحُ یا اُزَوِّجُ یا اُمَتِّعُ نہ کہے اور قبول
مین لفظ قَبِلْتُ کہے اَقْبَلُ نہ کہے تیسرے ترک کرنا وقف بالحرکت اور وصل بالسکون کا اور
حروف صیغہ اونکے مخارج سے اسطرح نکالنا کہ سننے والا فرق کرے عین کو الف سے
اور غین کو قاف سے اور ہاے ہوز کو حاے حطی سے اور صاد کو سین سے مثلاً چوتھے

طرفین کا راضی ہونا خواہ قبل جاری کرے صیغہ کے جیسا کہ عقد توکیلی مین ہے یا بعد جاری کرنے
صیغہ کے اور قبل مباشرت کے جیسا کہ عقد فضولی مین ہے پانچوین ایجاب کا قبول پر مقدم ہونا ہے
یعنے پہلے ایجاب واقع کرے بعد اوسکے قبول چھٹے قبول فورًا ادا کرے یعنی درمیان ایجاب
اور قبول کے کلام خارجی کا فاصلہ نکرے مگر سانس لینا یا کھانسنا یا مثل اسکے ضرر نہین کہتا ہے
ساتوین معلوم ہونا مقدار مدتکا اور مقدار مہر کا معلوم کرنا بھی احوط ہے آٹھوین عورتکا کسی غیر کے
عقد مین نہونا نوین یہ کہ عورتکا احرام مین جو ایک عمل ہے اعمال حج سے نہونا دسوین
عورتکا مرد پر بسبب نسب یا رضاع کے حرام نہو جانا گیارھوین صیغہ کا بارادۂ انشاء
واقع کرنا یعنی مقصود جاری کرنیوالے کا یہ ہو کہ لفظ انکحتُ یا زوجتُ یا متعتُ سے عین حالت
تلفظ صیغہ مین اس عورت کو حلال کرتا ہون نہ یہ کہ زمان گذشتہ کی خبر دیتا ہون یا آئندہ
حلال کرونگا بارھوین یہ کہ عورت کسی غیر کے عدہ مین نہو اور اگر کسیقدر مدت باقی ہو تو وہ
ابرا کردے یعنی عربی مین کہے اَبرأتُ ذِمَّتَکِ مِنْ حَقِّی یعنی باقی ماندہ مدت کو مینے بخشدیا بعد اسکے
عورت پینتالیس روز کی مدت عدہ رکھے بشرطیکہ عورت زانیہ نہو اور اگر زانیہ ہو تو عدہ
نہین ہے البتہ احوط صبر کرنا ہے تا معلوم ہو جائے کہ حمل ہے یا نہین لیکن صیغہ نکاح دائمی کا پس
مثل صیغہ متعہ کے ہے جمیع شرایط مین اسواسطے کہ صیغہ نکاح دائمی مین لازم ہے کہ ذکر مدت کو
ترک کرے بخلاف متعہ کے پس عدۂ طلاق منکوحہ دائمہ کا اور عدۂ منقطعہ یعنے
متمتع بہا کا اور عدۂ وفات منقطعہ کا بیان فرمائے ج طلاق کا عدہ تین طہر ہے
اگر اوسکو حیض آتا ہو اور اگر حیض نہ آتا ہو تو تین مہینہ ہے اور اگر سن مین اون
عورتونکے ہو جنکو حیض آتا ہے اور اوسکو حیض نہ آتا ہو تو چاہئے کہ شوہر تین مہینے
مقاربت نہ کرے اور بعد اوسکے اوسکو طلاق دے بعد اوسکے پھر تین مہینہ عدہ بیٹھے اور

عدہ منقطعہ کا اگر اوسکو حیض آتا ہے تو دو حیض ہے والا پینتالیس روز ہے اور عدہ وفات کا
دائمہ اور منقطعہ دونون مین چار مہینے دس روز ہین بشرطیکہ حمل نہو اور اگر حمل ہو تو ابعد الاجلین ہے
یعنے اگر زمانہ حمل کا زیادہ ہے زمانہ عدہ سے تو وضع حمل کو عدہ قرار دے اور اگر زمانہ وضع
حمل کم ہے زمانہ مذکورہ سے تو زمانہ مذکورہ کو عدہ قرار دے **فصل** جناب امام رضا
علیہ السلام سے منقول ہے کہ لڑکے سے جو شخص لواطہ کریگا خداوند عالم قیامت کے روز
گردنکی جانب سے لٹکائیگا جبتک خدا حساب خلائق سے فارغ ہو بعد اوسکے ہر طبقہ مین طبقات
جہنم سے اوسکو معذب کریگا یہانتک کہ آخری طبقہ مین پہونچے مگر یہ کہ توبہ کرلے اور جامع
الاخبار مین وارد ہے کہ اگر کوئی شخص دف یا طنبور بجانیوالیکو ایکدرہم دے تو اپنی ماںکے ساتھ
خانہ کعبہ مین ستر مرتبہ زنا کرنیسے بدتر ہے اور اگر کوئی دو درہم دے تو خداوند عالم اسکے ہر موے
تن کے عوض مین مثل کوہ احد کے گناہ تحریر فرمائیگا اور ارشاد القلوب مین مسطور ہے کہ جو شخص
ستر قرآن جلائے اور ستر فرشتونکو قتل کرے اور ستر عورت باکرہ سے زنا کرے وہ نزدیک تر
ہوگا رحمت خدا سے بہ نسبت اوس شخص کے جو عمداً نماز کو ترک کرے اور جامع الاخبار مین
وارد ہے کہ جو شخص تارک الصلوۃ کی اعانت کرے ایک لقمہ یا ایک لباس کے ساتھ تو گویا
کہ اوسنے ستر پیغمبرونکو قتل کیا کہ اول اونمین حضرت آدم علیہ السلام اور آخر اونمین
جناب محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ ہین اور حدیث مین جناب رسولخدا سے منقول ہے
کہ اگر سامنے تارک الصلوۃ کے کوئی شخص تبسم کرے تو گویا اوسنے ستر مرتبہ خانہ کعبہ کو خراب کیا
اور ستر فرشتونکو قتل کیا اور پھر فرماتے ہین کہ ایک جام آب کے ساتھ کوئی اعانت کرے
تارک الصلوۃ کی تو گویا اوسنے میرے ساتھ اور تمام پیغمبرونکے ساتھ جنگ کی اور جو شخص
نماز کا استخفاف کرے تو اوسکو بروز قیامت میری شفاعت نصیب نہوگی اور وہ حوض

کوثر تک بھی نہ پہونچیگا اور حدیث مین وارد ہی کہ قیامت کے روز ایک بچھو جسکا سر آسمان ہفتم
پر اور منھ اوسکا مغرب سے مشرق تک ہوگا جہنم سے باہر آئے گا اور چھ فرقونکو ڈھونڈھے گا
تارک الصلوۃ اور مانع زکوۃ اور شراب خوار اور تصویر بنانیوالا اور وہ لوگ جو مال دنیا کا حساب
مسجد مین کرتے ہین اور جناب رسولخدا سے منقول ہے کہ جو شخص زنا کرے زن مسلمان یا یہودی
یا نصرانی یا گبر کے ساتھ خواہ وہ عورت کنیز ہو یا آزاد اور پھر قبل توبہ مرجاے تو خداوند عالم
اوسکی قبر مین تین سو دروازے جہنم کے کھولدیگا کہ اوسطرف سے بچھو اور سانپ اور اژدہے آئینگے
اور قیامت تک اوسکو خداوند عالم آگ مین جلائیگا اور جب قبر سے مبعوث ہوگا تو لوگ
اوسکی بدبو سے متاذی ہونگے اور ہر شخص اس عمل قبیح سے اوسکو پہچان لے گا اور اُسپر لعنت کریگا
یہانتک کہ جہنم مین جاے اور جناب رسولخدا سے مروی ہے کہ حضرت نے ابوذر غفاری رضی
اللہ عنہ سے فرمایا کہ ای ابوذر اگر کوئی شخص ایکساعت اوس مجلس مین جسمین تذکرہ علمی ہوتا
ہو بیٹھے تو وہ خداوند عالم کو بارہ ختم قران اور ہزار جہاد اور ہزار شب سے کہ ہر ایک مین اونمین سے
ہزار رکعت نماز پڑہے ہو اور ایک سال کی عبادت سے کہ جسمین دنکو روزہ رکھا ہو اور شب
بیداری کی ہو محبوب تر ہے س حیض و نفاس و استحاضہ کے احکام بیان فرمائے
ج اکثر اوقات مین خون حیض سیاہ اور گرم ہوتا ہے اور جہندگی اور سوزش سے خارج
ہوتا ہے اور بعض اوقات ان علامات مذکورہ کے خلاف بھی خون حیض آتا ہے.....
اگر کسی عورت کو دو مہینہ تک پہلی سے پانچوین تک مثلا خون آئے تو وہ صاحب عادۃ
عددیہ و وقتیہ ہوگی اور اگر ایکمرتبہ یکم سے پانچ روز تک اور دوسری مرتبہ سات روز تک
مثلا آیا یہ عورت صاحب عادت وقتیہ ہوگی اور اگر ایکماہ مین پانچ روز شروع مین اور
دوسری مرتبہ پانچ روز آخر مین آئے تو یہ فقط صاحب عادت عددیہ ہے پس جبکہ عادت مقرر ہوگئی

اور پھر پہلی عادت کے برخلاف دوسری عادت قرار پا گئی تو بعد والی عادت معتبر ہوگی س
جسوقت شک ہو کہ خون اُس سے خارج ہوا ہے یا نہین کیا کرے ج
حکم عدم خروج کا کرے س جسوقت عورت سے ایسی چیز خارج ہو کہ شک ہو کہ
خون ہے یا نہین کیا حکم ہے ج جبتک علم نہو کہ منی ہے یا بول پاک ہے اوسکو کچھ تدارک
لازم نہین س عورت جسوقت اپنے کپڑے مین خون دیکھے مگر نہ جانے کہ رحم سے آیا ہے
یا اور جگہ سے کیا حکم ہے ج وہ خون نجس ہے مگر غسل اوسپر واجب نہین ہے س اگر
خون مشابہ نفاس کے آئے مثلاً کوئی شے خارج ہو اور شک ہے کہ وہ انسان ہے یا مبدء
انسان یا غیر انسان پس کیا حکم ہے ج اگر شرائط حیض متحقق ہو جائین تو حکم حیض کا کیا
جائیگا خصوصاً جب ایام عادت مین ایسا واقع ہو **مسئلہ** نو سال کے قبل جو خون آئے
وہ حیض نہین ہے استحاضہ ہے مگر شیر خوار سے جو خون خارج ہو وہ قطعاً استحاضہ نہین ہے
مسئلہ اگر بلوغ مین شک ہو اور خون بصفت حیض آئے اور شرائط بھی موجود ہون
وہ خون خون حیض ہے اور یہ علامت سبق بلوغ کی ہے اور اگر یائسہ ہونیمین شک
ہے تو درصورت وجود شرائط اوسکا خون بھی حیض ہوگا **مسئلہ** اگر خون مشتبہ خارج ہو تو بسطرح
آئندہ ذکر ہوگا امتحان کرے اور اگر امتحان ممکن نہو تو جو حال سابق کا تھا اوسپر عمل کرے
خواہ حیض ہو خواہ قروح خواہ استحاضہ اور اگر حال سابق بھی معلوم نہو تو رعایت احتیاط کی
بہتر ہے اسطرح کہ حائض پر ترک کرنا جسکا واجب ہے یہ بھی ترک کرے اور مستحاضہ کا عمل کرے اور
اگر تشخیص پر قادر ہے اور عمداً بے تشخیص کے نماز پڑھے تو وہ نماز باطل ہے اگرچہ بعد کو اُسکا
علم ہو جائے کہ خون حیض نہ تھا مگر بان جبکہ ترک امتحان نسیان اور غفلت کے سبب سے ہو کہ اس
صورتمین جب معلوم ہو جائے کہ خون حیض نہ تھا تو وہ روزہ و نماز صحیح ہوگا **مسئلہ** خون حیض وہ ہے

جو تین روز پے در پے آئے یعنی جسوقت اوس زمانہ مین روئی رکھے اور لحظہ بھر کے بعد نکالے
تو خون آلودہ برآمد ہو اگرچہ خون باہر نہ آیا ہو اور اگر روئی پاک نکلے تو خون حیض نہین ہے اور اگر غیر متصل ہو
تو احتیاط یہ ہے کہ عمل مستحاضہ بھی کرے اور جو حائض پر ترک کرنا واجب ہے وہ بھی ترک کرے
مسئلہ شب اول اور شب چہارم تین روز سے خارج ہے تو اسیطرح شب یازدہم دس روز سے
خارج ہے مسئلہ خون حیض تین روز سے کم اور دس روز سے زیادہ نہین ہوتا اور خون
نفاس ایک لحظہ تک بھی ہوتا ہے مگر زیادہ دس روز سے نہین ہوتا اور استحاضہ کے لئے
قلت و کثرت کی مقدار نہین س عورت دس روز کے درمیان مین متفرق طور پر تین روز خون
دیکھے تو کیا حکم ہے ج حیض نہین ہے مگر احتیاط کرے جیسا کہ پہلے مذکور ہوا س عورت نے
ظہر کے وقت سے مثلا خون دیکھا تو آیا ثبوت حیض کے لئے کافی ہوگا روز چہارم کیوقت ظہر تک
ج علی الاقوی کافی ہوگا لیکن احوط عمل باحتیاط ہے مسئلہ جب عورت تین روز پے در پے
خون دیکھے اور قبل دس روز کے منقطع ہو جاے اور دسوین روز پھر دیکھے تو کل حیض ہوگا
اگرچہ ایام پاکی مین جو درمیان مین گذرے ہین احتیاط یہ ہے کہ جمع کرے درمیان تردد حائض
و عمل استحاضہ کے مسئلہ جسوقت عورت تین روز متصل خون دیکھے بعد اوسکے قطع ہو جاے
پھر دسوین اور گیارھوین روز خون دیکھے تو دوسری مرتبہ کا خون استحاضہ ہے مگر جبکہ
اوسکی عادت دس روز کی ہو یا اوس خون مین اوصاف حیض پائے جائین اور حکم بھی اوس
عورت کا یہ ہو کہ اوصاف کیطرف رجوع کرے پس ایسی صورت مین دسوان روز حیض مین
محسوب ہوگا اور بعد اوسکے استحاضہ ہے مسئلہ جسوقت دو خون کے درمیان مین دس روز کا
فاصلہ ہو اور پہلی مرتبہ کا خون محکوم بحیض تھا تو دوسری کو بھی حیض قرار دے مسئلہ صاحب
عادت وقتیہ بمجرد خون دیکھنے کے زمان عادت مین عبادت ترک کر دے گی اگرچہ وہ خون

بصفت حیض نہو یا ایکروز یا دو روز قبل عادت تکے آگیا ہو مگر ہان جب یقین ہو جائے کہ حیض
نہین ہے اور صفات حیض بھی نہ پائے جائین تو اوسوقت یہ حکم نہو گا س اقل و اکثر ایام
حیض و نفاس و استحاضہ بیان فرمائیے ج ایام حیض کم سے کم تین روز اور اکثر دس روز
ہین یعنے حیض تین روز سے کم نہین آتا اور دس روز سے زیادہ نہین یعنے خون حیض تین
دن تک اندرون مخرج اسطرح متصل رہتا ہے کہ عورت جسوقت روئی رکھے اور بعد ایک
لحظہ کے پھر نکالے تو خون آلودہ پائے اگرچہ خون مخرج کے باہر نہ آئے اور اگر خون آلودہ
نہ پائے تو حیض نہین ہے اور حکم غیر متصل کا پہلے مذکور ہوا کہ احتیاط کرے لکن نفاس ایک
لحظہ بھی ہوتا ہے مگر دس روز سے زیادہ نہین ہوتا اور استحاضہ کے لئے مقدار کم اور زیادہ کی
نہین ہے س عورت حائض کے قبل مین وطی کرنا حرام ہے یا نہین ج اگر حائض ہونیکا
علم ہے تو حرام ہے بلکہ دونونکے فاسق ہو جانیکا باعث ہے بلکہ اسکا حلال سمجھنا بنا بر مشہور
موجب کفر ہے اور زن حائض کی دبر مین وطی کا جواز مشکل ہے اور اجتناب احوط ہے س
عورت حائض کے قبل مین وطی کرنیکا کفارہ مرد پر واجب ہے یا عورت پر اور مقدار کفارہ
اس وطی کے بیان فرمائیے ج کفارہ مرد پر واجب ہے نہ عورت پر لکن حائض کے قبل مین وطی کرنیکا
کفارہ بشرطیکہ عورت آزاد ہو مرد پر لازم ہے کہ اول حیض مین اگر وطی کی ہو تو اٹھارہ
چنے کی مقدار برابر سونا دے اور اگر درمیان حیض مین وطی کی ہے تو نو چنے کی مقدار برابر سونا دے
اور اگر آخر حیض مین وطی کی ہے تو ساڑھے چار چنے کی مقدار برابر سکہ دار سونا دے اور چاہیے
کہ کفارہ فقیر کو دے اور اگر قیمت سونیکی دیدے جب بھی علی الاقوی کافی ہوگا اور اگر حائض موطوئہ
کنیز ہے تو تین مد گندم یا جو مسکین کو دینا چاہیئے خواہ اول حیض مین وطی واقع ہو یا درمیان مین
یا آخر مین س جو شخص کفارہ دینے سے عاجز ہو اوسکو کیا کرنا چاہیئے ج جسقدر ممکن ہو

دیدے اور باقی کیلئے انتظار کرے اور بہتر یہ ہے کہ جب کفارہ سے عاجز ہو توبہ کرے
مگر توبہ کفارہ کو بنا بر احوط ساقط نہین کرتی **مس** جب عورت حیض سے پاک ہو جائے
تو قبل از غسل اس سے وطی کرنا جائز ہے یا نہین **ج** وطی جائز ہے مگر مکروہ ہے اور اگر
فرج کو اپنی دہوئے تو کراہت کم ہو جائیگی **س** عورت کا قول در باب ثبوت حیض
یا پاک ہونیکے قبول ہوگا یا نہین **ج** ہان قابل قبول ہے **س** نفاس کی کیفیت
بیان فرمائیے **ج** عورتکو ولادتکے وقت جو خون آئے وہ خون نفاس ہے خواہ لڑکے کے
پیدا ہونیکے ساتھ ہی خون آئے خواہ بعد اُسکے آئے خواہ اور کسیوقت بشرطیکہ دس روز سے
کم مین ہو اسلئے کہ اگر دس روز ولادت سے گذرنیکے بعد آئے تو وہ خون نفاس نہین ہے
اس امر مین کوئی فرق نہین ہے کہ پورا لڑکا پیدا ہو یا ناقص پیدا مثلاً سقوط حمل ہو ہر چند
مضغہ بلکہ علقہ ہے ہو ہر حالتمین خون نفاس سمجھا جائیگا بشرطیکہ اس امر کا علم ہو جائے کہ یہ
مبدء انسان تھا اور اسیطرح فقط صدق ولادت معتبر ہے اگرچہ بقدر ایک لحظہ ہو اور
نفاس کیلئے کمی مین کوئی مقدار نہین ہے اور زیادہ سے زیادہ مقدار اوس عورتکے لئے جسکی
عادت مستقرہ نہو دس روز ہین خواہ دسوین روز خون موقوف ہو جائے یا آتا رہے اور صاحب
عادت مستقرہ اپنی عادت بھر نفاس قرار دیگی اور اگر دس دنسے کم مین خون منقطع ہو جائے
تو اسیقدر نفاس قرار دیا جائیگا اور اسیطرح اگر دسوین روز موقوف ہو جائے تو تمام دسون روز
نفاس قرار دیا جائیگا **س** خون جسوقت دس روز سے زیادہ آتا رہے تو اوسکی کیا تکلیف ہے
ج اگر صاحب عادت ہے تو اپنی عادت تک نفاس قرار دے بلکہ باقی دس روز تک
نفاس قرار دینا احوط ہے اگرچہ واجب نہین ہے اور بعد دس روز کے استحاضہ ہے اور در صورتیکہ
دس روز سے زیادہ آئے تو اٹھارہ روز تک جمع کرنا اولی ہے اور یہ جو بیان کیا گیا کہ

اپنی عادت بہر نفاس قرار دے یا دس روز نفاس قرار دے یہ اوسوقت مین ہی کہ اوس
عادت یا دس روز کے اول مین بھی خون آئے اور آخر مین بھی یا تمامی مدت مذکورہ مین
آتا ہے لیکن جبکہ فقط اول مین یا فقط آخر مین یا فقط وسط مین خون آئے تو اوسوقت مصرف بمقدار
خون دیکھنے کے نفاس قرار دیگی **س** استحاضہ کی کیفیت بیان فرمائیے **ج** استحاضہ تین
طرح پر ہی قلیلہ متوسطہ کثیرہ قلیلہ اوسکو کہتے ہین کہ جو کپڑا یا روئی کہ عورت نے مقام خون مین
رکھی ہی اوسمین خون پہونچے مگر اوسکے اندر نفوذ نکرے اور متوسطہ وہ ہی کہ خون اوس کا
روئی یا کپڑے کے اندر نفوذ کر جائے مگر نہ اسقدر کہ روئیکے باہر نکلجائے اور کثیرہ وہ ہے
کہ اوسکا خون روئیمین نفوذ کرکے باہر نکلجائے اور قلیلہ مین ہر نماز واجبی کے لئے وضو واجب ہے
بلکہ ہر ہر سنتی کیلئے بھی وضو کرنا چاہیئے اور متوسطہ قبل نماز صبح کے ایک غسل کریگی بعدہ
ہر نماز کیلئے وضو کیا کریگی اور وجوب غسل مین یہ شرط ہے کہ قبل نماز صبح کے تمام روئیمین خون
نفوذ کر گیا ہو پس اگر بعد نماز صبح ایسا ہو تو اوسکا حکم قلیلہ ہوگا یعنی اوس روز غسل واجب نہوگا
بلکہ ہر نماز کیلئے وضو کیا کریگی مگر ہان جس نماز کے قبل خون دیکھا ہی اوسکے لئے غسل کرنا قوت سے
خالی نہین ہے خصوصًا دوسرے دن کی نماز صبح کیلئے بلکہ اگر یہی نماز صبح گذشتہ فوت ہوگئی ہو اور
اوسکی قضا کرنی چاہے تو بھی یہی حکم ہے اور نماز سنتی کیلئے ہر نماز مین وضو شرط ہے اور
کثیرہ مین تین غسل واجب ہین ایک غسل نماز صبح کیلئے اگر نماز شب نہین پڑہتی ہے اور اگر
پڑہتی ہے تو چاہیئے کہ قبل نماز شب غسل کرے اور اوسی غسل سے نماز شب اور فریضہ ادا کرے
جسطرح وہ غسل جو فرائض کیلئے کیا جاتا ہے کل نوافل کیلئے کافی ہوتا ہے اور ایک غسل
قبل نماز ظہر و عصر واجب ہے یعنی دونونکو جمع کرے اور ایک غسل قبل نماز مغرب و عشاء واجب ہے
اسطرح کہ دونونکو جمع کرے اور اگر ہر نماز کیلئے علیحدہ علیحدہ غسل کرے تو بھی جائز ہی اور

یہ بھی سمجھنا چاہیئے کہ یہ سب غسل جو بیان کئے گئے انمین غسل کرنیسے وضو ساقط نہین ہوجاتا
بلکہ وضو علاوہ غسل کے ہر نماز کیلئے علیحدہ علیحدہ واجب ہے **س** اگر بعد غسل کرنیکے
اور قبل نماز پڑھنے کے خون استحاضہ ظاہر اور باطن سے قطع ہو تو کیا کرے **ج**
رفع استحاضہ کے لئے پھر غسل کرے لیکن اگر مستحاضہ کثیرہ کو کل نمازونکے قبل خون منقطع
ہوجائے اور بعد اوسکے پھر آئے تو شب و روز مین پانچ غسل واجب ہوجائینگے **س**
اثنائے غسل استحاضہ مین اگر حدث اصغر واقع ہو تو کیا کرے **ج** غسل اوسکا صحیح ہے
مگر غسل کا اعادہ کرنا بھی احوط ہے مگر چاہیئے کہ نماز کیلئے وضو بجالائے اور اگر حدث اکبر
اثنائے غسل مین واقع ہو تو اگر یہ حدث جدید مثل اُس حدث کے ہے جسکے لئے غسل کرتی ہے
تو غسل کا اعادہ کرے مگر یہ حکم غیر استحاضہ مین ہے اور اگر مثلاً جس حدث کیلئے غسل کرتی ہے
اوسکا غیر سرزد ہو تو چاہیئے کہ غسل کو تمام کرے بعد اوسکے پھر حدث جدید کیلئے غسل دوسرا
کرے **س** جب عورت مستحاضہ غسل و وضو سے فارغ ہوجائے تو زوج اوس سے مقاربت کرسکتا ہے یا نہین
ج اگر عورت خونکو بنابر احتیاط دھوڈالے تو بعد اُسکے اگر مقابت واقع ہوگی تو کوئی ضرر نہین

ذکر گناہان کبیرہ کا

گواہی کا چھپانا اسطرح کہ کسی امر کا گواہ ہے مگر بوقت شہادت انکار کرجائے امام جعفر صادقؑ نے
اسکو گناہان کبیرہ سے شمار فرمایا ہے دوسرے علم دین کا پوشیدہ رکھنا اور جاہلونکی تعلیم نہ
کرنا بلکہ بالخصوص بعض لوگونپر غافلونکی تنبیہ اور جاہلونکی ہدایت کی راہ سے علم دین کی تعلیم
واجب ہے تیسرے ایمانکا ایک کرنا کیونکہ ایمان اشرف عبادات اور اقرب قربات ہے
اور کوئی عبادت مثل ایمانکے موجب شرف اور باعث حصول قرب خداوند عالم
نہین ہے اور ایمانکے شرف کیلئے اسیقدر کافی ہے کہ اگر تمامی عمر گناہ مین بسر ہوئی ہو

تو بھی بجز دایمان لانیکے بخشدیا جاتا ہے چوتھے گمراہ ہو جانا یعنے تھوڑے یا بہت امور دین
جو دلیل قطعی و یقینی سے ثابت ہین اونکے خلاف اعتقاد کرنا پانچوین اضلال ہے یعنی برخلاف
راہ حق کے لوگونکو راہ بتانا اور اسکی ضد ہدایت ہے جو انبیا و اوصیا و علما کی شانمین وارد ہے
چھٹے فتنہ و فساد لوگونمین پیدا کرنا جسکو خداوند عالم نے ناحق قتل کرنے سے بدتر شمار فرمایا ہے
اور بسا اوقات فتنہ باعث خونریزی و غارت و خرابی ہوا کرتا ہے ساتوین قتال ماہ حرام
مین کہ وہ ماہ رجب و ذیقعدہ و ذی الحجہ و محرم الحرام ہے چنانچہ خداوند عالم نے سورہ بقر مین ایسے
شخص کی نسبت حکم کفر ارشاد فرمایا ہے آٹھوین خداوند عالم کے عذاب سے بے پروا رہنا
اگرچہ متقی و صاحب علم و ورع و زاہد ہونا چاہئے کہ عذاب خدا سے ہر وقت ڈرتا رہے نوین
خداوند عالم کی رحمت سے ناامید ہونا اگرچہ قسم قسم کے گناہونمین اور معصیتونمین مبتلا ہو چنانچہ
خداوند عالم فرماتا ہے لا تقنطوا من رحمۃ اللہ دسوین خدا و رسول و ائمہ معصومین علیہم السلام
کے حکم و فعل پر اعتراض کرنا اور بحث کرنا گیارھوین جو لوگ تردد مین پڑے ہین یعنی دین کے
بارے مین جو لوگ متردد ہین اونکی راہ بند کر دینا چنانچہ خدا تعالے نے اسکو خدا و رسول سے محاربہ
اور مقابلہ قرار دیا ہے اور اسکی سزا دنیا مین سولی دینا یا قتل کرنا یا پاے چپ و دست راست کا
قطع کرنا اور شہر سے نکلوا دینا قرار پایا ہے بارھوین کافرون اور مشرکون اور اہل بدعت سے
دوستی رکھنا اور اوسکی مذمت کے لئے یہ قول خداوند عالم کا کافی ہے کہ فرمایا ہے و من یتولہم
منکم فانہ منہم بلکہ بتصریح اخبار و احادیث انکے ساتھ مطلقاً نشست و برخاست حرام ہے
تیرھوین احکام الٰہی کے سیکھنے اور یاد رکھنے سے تکبر کرنا اور اوسکی مذمت کے لئے کافی ہے کہ
اسی سبب سے ابلیس ملعون ہو گیا چودھوین ایسے مقام مین رہنا کہ جہان اپنے دین کو محفوظ
نہین رکھ سکتا یعنی نہ احکام واجبہ پر عمل کر سکتا ہے اور نہ ترک محرمات کر سکتا ہے اور نہ مسائل اخذ

لرسلتا ہی چنانچہ اسلئے باب مین خداوند عالم فرماتا ہے اِنَّ اَرضِی واسِعَۃ فایای فاعبدون
پندرھوین حسد ہے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ حسد ایمان اور حسنہ کو اسطرح
کھا جاتا ہے جسطرح آگ لکڑیکو جلا دیتی ہی اور حکما کہتے ہین کہ بدترین قبایح حسد ہے اور بعض
اخبار مین وارد ہوا ہی کہ جبتک اوسکو اپنی زبانسے ظاہر نکریگا بخشدیا جائیگا سولہوین صدعن
سبیل اللہ ہی یعنے ایمان اور فعل واجب ومستحب اور ترک محرمات ومکروہات سے منع کرنا سترہوین
حج کا ترک کرنا اور خداوند عالم نے تارک حج کو کافر شمار فرمایا ہی اور جناب امام جعفر صادق
علیہ السلام فرماتے ہین کہ وہ شخص دین یہودی یا نصرانی مین مریگا خواہ اوسنے تمام عمر مین
حج ترک کیا ہو یا واجب واجب ہوا جب ترک کیا اٹھارہوین نبی یا ائمہ معصومین علیہم السلام کے
ہمراہی مین کفار سے جہاد نکرنا یا جہاد سے فرار کرنا اور یہ کبیرہ سات کبائر مہلکہ سے ہے انیسوین
احکام الٰہی پر یا عمل پر احکام مذکورہ کے یا عامل احکام پر استہزا و سخریہ کرنا اگرچہ وہ فعل
مستحب ہو مثل تحت الحنک وغیرہ کے بیسوین عربانہ وسرنا وپنچہ وتار دونی وچنگ وغیرہ بجانا چنانچہ
حدیث مین وارد ہے کہ انکا حکم توڑ ڈالنے اور تلف کر دینے مین مثل آلات قمار کے ہی اور حدیث مین
وارد ہی کہ جو کوئی انمین سے کسیکو یا آلات قمار کو مثل شطرنج وغیرہ کے چالیس روز اپنے گھر مین
رکھے گا تو مستوجب غضب الٰہی کا ہو جائیگا اور اس درمیان مین بغیر توبہ کئے ہوئے
اگر مر گیا تو فاسق وفاجر مرا ہوگا اکیسوین کفران نعمت خدا کرنا چنانچہ خداوند عالم فرماتا ہے
کہ اگر تم نعمتونکا شکریہ ادا کروگے تو مین نعمتونکو اور زیادہ کرونگا اور اگر کفران نعمت کروگے
تو میرا عذاب بہت شدید ہی بائیسوین ہر قسم کے نشہ کی چیزونکا پینا چنانچہ جناب امام محمد باقر
فرماتے ہین کہ شراب کا پینا اگر کبائر سے ہے اور پینے والیکو زنا اور چوری اور قتل نفس اور شرک باللہ تعالے
سب مین مبتلا کر دیتا ہی تیئیسوین نقض عہد ہی یعنی جس چیز کو اپنے اوپر بسبب صیغہ نذر

یا عہد یا قسم کے واجب کرنے پس اسکے خلاف کرنا بھی گناہ کبیرہ ہے اور بعضون نے خلاف وعدہ کو
بھی گناہان کبیرہ سے شمار کیا ہے چوبیسوین[۲۴] ظالمونکی اعانت کرنا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ
فرماتے ہین کہ جب روز قیامت ہوگا تو ایک منادی ندا کریگا کہ ستمگار اور اُنکے دوستدار اور وہ
لوگ جنہونے اون ظالمونکی دوات مین سوف ڈالا یا اپنے قلم سے ایک مد کی مدد کی ہے کہان
ہین ان سبکو انھین کے شامل کرو پچیسوین[۲۵] ماں اور باپکی نافرمانی کرنا اور اُنکے حقوق کو
ترک کرنا اور یہ بھی سات گناہان کبیرہ مہلکہ سے ہے چنانچہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام
فرماتے ہین کہ جسوقت کوئی اپنے والدین کیطرف غضب کی نگاہ سے دیکھے اگرچہ والدین نے
اوسپر ظلم کیا ہو تو اوسکی نماز قبول نہوگی اور اگر ظلم وغیرہ کچھہ نہ کیا ہے تو بدرجہ اولے خداوند عالم
نماز وغیرہ قبول نفرمائیگا چھبیسوین[۲۶] کسی مسلمانکو قصداً قتل کرنا حدیث مین وارد ہے کہ قاتل اوسکا
ہمیشہ جہنم مین رہیگا اور روحی قدیم مین ہے کہ مقتول جسطرح دنیا مین قتل کیا گیا ہے اپنے قاتل کو
آخرت مین جہنم مین سو ہزار مرتبہ قتل کریگا ستائیسوین[۲۷] مومن کے ساتھ جنگ و مقابلہ کرنا اور بروایت
جناب امام محمد باقر علیہ السلام یہ کفر ہے اور جناب امام رضا علیہ السلام فرماتے ہین کہ اگر کسی مومن کے
ڈرانے کیلئے کوئی شمشیر کھینچے تو گویا اوسنے خدا اور رسول کے ساتھ جنگ کی اٹھائیسوین[۲۸] کسی
مومن کو اذیت پہونچانا اخبار و احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی جنگ ہے خدا کے ساتھ اور
ایذا جسقدر زیادہ سخت ہوگی گناہ اوس کا اعظم و اکبر ہوگا اور اگر اوسکو مارے یا زخم لگائے
تو گناہ اور بھی زیادہ شدید ہے انتیسوین[۲۹] مظلوم کی اعانت ترک کرنا جناب امام جعفر صادق
علیہ السلام نے اوسکو گناہان کبیرہ سے شمار فرمایا ہے اور شیخ صدوق علیہ الرحمہ روایت
فرماتے ہین کہ کوئی شخص کسی مومن کی اعانت کو باوجود امکان ترک نہین کرتا مگر یہ کہ خداوند عالم
آخر تمین اوسکو اوسی کے حال پر چھوڑ دیتا ہے تیسوین[۳۰] اسراف یعنی اپنے امور مین زیادہ صرف کرنا

شمار فرمایا اکتیسوین[۳۱] کہانت یعنے کاہنی کرنا حدیث مین وارد ہے کہ کاہن مثل ساحر کے ہی
اور حدیث مین وارد ہی کہ جو کوئی خود کہانت کرے یا کوئی دوسرا اوسکے لئے کرے ہر حالت مین
دین محمدیسے خارج ہو جائیگا بتیسوین[۳۲] سحر کرنا بروایت جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ
یہ بھی ہفت گناہان کبیرہ مہلکہ سے ہی اسکی حد شرع مین قتل کرنا ہے اور جناب امام جعفر صادقؑ
فرماتے ہین کہ ساحر مثل کافر کے ہی تینتیسوین[۳۳] جھوٹی گواہی دینا جناب امام جعفر صادقؑ
فرماتے ہین کہ جھوٹا گواہ پاؤن اپنی جگہ سے نہین اوٹھاتا مگر جہنم اوسپر لازم ہوتا ہے
چونتیسوین[۳۴] غیر حاکم شرع کے پاس اپنا قضیہ فیصل کرانا اور جو کچھ اوسے مال ملیگا اگرچہ وہ اپنا مال
ہو حرام ہے چنانچہ خداوند عالم سورہ نساء مین ان لوگونکو ضلالت و گمراہی کے لفظ سے یاد فرمایا ہے
پینتیسوین[۳۵] امانت مین خیانت کرنا جناب جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ تین چیز ونمین
قبول نہین ہوتا ادائے امانت اور وفائے عہد اور نیکی والدین کے ساتھ پھر وہ حضرت
اور جناب رضا علیہ السلام فرماتے ہین کہ خیانت کرنا بلکہ حبس کرنا بھی امانت کا گناہان کبیرہ سے ہے
چھتیسوین[۳۶] دینے کیوقت پیمانہ مین کمی کرنا یعنے کم تولنا اور اپنے لینے کیوقت زیادتی کرنا اور
یہ حکم ہر اندازہ کیلئے ہے پس کپڑا ناپنا وغیرہ بھی اسمین داخل ہو جائیگا اور اسکے مذمت کے لئے اتنا کافی
ہے کہ قوم شعیب اسی سبب سے ہلاک ہو گئے سینتیسوین[۳۷] تکبر کرنا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے
منقول ہے کہ جہنم مین ایک وادی ہی کہ جسکو سقر کہتے ہین وہ خاص متکبرونکے لئے ہے
اور جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ زمین پر جو شخص تکبر سے چلتا ہی اوسپر
آسمان و زمین لعنت کرتے ہین اڑتیسوین[۳۸] ریا ہی یعنے آدمیونکے سامنے خود نمائی کرنا تحصیل
منفعت دنیا کے کیلئے عبادتمین بلکہ سمعہ یعنی آوازہ و شہرت کیلئے عبادت کرنا بھی گناہان

کبیرہ سے ہی اور وہ یہ ہے کہ غیبت مین لوگونکی اسطرح خود نمائی کرے کہ اونکے کان تک
پہونچ جائے اور معصوم علیہ السلام سے منقول ہے کہ غیر خدا کیلئے جو عمل ہے وہ شرک ہے اور وہ
عمل خدا تک نہین پہونچتا اونتالیسوین[۳۹] جھوٹی قسم کھانا جناب امام جعفر صادق ع سے
منقول ہی کہ ایسے شخص پر خداوند عالم اپنی رحمت نہین نازل کرتا اور بقول جناب امام محمد باقر
علیہ السلام یہ بھی جنگ باخدا ہے چالیسوین[۴۰] محبت دنیا ہی معصوم علیہ السلام سے مروی ہے
کہ دنیا کی محبت کل گناہونکا سر ہے یعنی سب سے زیادہ ہے اور تین چیزونسے محبت دنیا
حاصل ہوتی ہے حرص و حسد و استکبار اور یہی تینون کفر کی جڑ ہین مگر ہان محبت دنیا کی سوا سطے
کہ اسکے ذریعہ سے آخرت ملے کوئی ضرر نہین کرتی اکتالیسوین[۴۱] رکنا اسبابکا اون لوگونسے
جنکو ضرورت و احتیاج اونکی ہو اور مانع ماعون[۴۲] نکے لئے عذابکا خدا نے وعدہ فرمایا ہی مگر ہان جبکہ
ضائع ہونیکا خوف ہو تو روکنا گناہ نہوگا چنانچہ راوی نے جناب امام جعفر صادق ع سے عرض کیا
کہ میرے ہمسایہ مین لوگ ہین اور چیزین عاریۃً لیجاتے ہین اور ضایع کر دیتے ہین پس حضرت نے فرمایا کہ اس
حالتمین ندو بیالیسوین[۴۳] لوگونکا مال غصب کرنا خواہ بیع مین ہو یا شراء مین یا مثلاً کسی سے مطالبہ
ہو اور باوجود طلب اوسکو ندے یہ بھی امانت مین خیانت کرنیکے برابر ہے معصوم ع نے
اسکو گناہان کبیرہ سے شمار فرمایا ہے تینتالیسوین[۴۴] عجب کرنا اہل یقین کا ہی یعنے اپنے عمل کی خوبی پر
خوبینی کرنا اور اوسکو اچھا سمجھنا چنانچہ جناب امام جعفر صادق ع فرماتے ہین کہ ایسے لوگ
تباہ ہو جاتے ہین اور پھر فرماتے ہین کہ ایسی عبادتکے سبب سے وہ فاسق ہو جاتے ہین چوالیسوین[۴۵]
مسلمانونکو فریب دینا مکر اور دھوکے سے یا غش[۴۶] سے اور بقول جناب رسولخدا ص ایسا شخص
مسلمان نہین ہے اور جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایسا شخص
ہمیشہ جہنم مین رہیگا پینتالیسوین[۴۷] ظالم ہونا یعنے لوگونپر ظلم کرنا جناب رسول خدا ص سے

اور کتاب اور سی ڈول وغیرہ کے ۱۲ غش کسی چیز مین کوئی چیز ملا کر دینا جیسے دودھ مین پانی ۱۲

اور جبتک ظالم مظلوم کے حق کو رد نہ کریگا اوسکی توبہ نہ قبول ہوگی چھیالیسوین خمس نہ دینا
چنانچہ معصومؑ سے مروی ہے کہ قیامت مین سخت گرفتاری یہ ہے کہ مستحق خمس اپنے حق کا مطالبہ
کرے حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ وسہل مخرجہ ارشاد فرماتے ہین کہ خداوند عالم اور ملائکہ
اور جمیع خلائق کی لعنت ہو اون لوگون پر جو ایک درہم بھی میرا حق حرام سے کھاتے ہین سینتالیسوین
زکوۃ نہ دینا چنانچہ منقول ہے کہ اگر زکوۃ نقد کی تھی تو قیامت مین اُسکو گداختہ کرکے پیشانی
اور پشت اور پہلو کو اس مانع کے اوس سے داغ دینگے اور اگر زکوۃ حیوانات کی تھی تو قیامت مین
مانع کو وہ حیوانات پاؤنسے روندینگے اڑتالیسوین قطع رحم کرنا چنانچہ اخبار مین وارد ہے کہ قطع رحم
عمر کو کم کردیتا ہے اور صلہ رحم سے عمر زیادہ ہوتی ہے اوچاسوین امر بمعروف اور نہی عن المنکر
کو ترک کرنا باوجود چار شرطونکے اول یہ کہ جانتا ہو کہ یہ فعل معروف ہے یا منکر دوسرے یہ کہ اسکو
علم ہو اس امر کا کہ یہ شخص میرے قول کو سنے گا اور کہنا میرا اثر کریگا تیسرے یہ کہ اپنے اوپر یا کسی
اور مسلمان پر ضرر کا خوف نہو چوتھے یہ کہ اوس شخص مین آثار توبہ کے ہون پچاس نماز کا ترک
کرنا اسواسطے کہ نماز ستون دین ہے اور نماز کے رد ہونیسے کل عبادتین مردود ہوتی ہین جسطرح
خیمہ بغیر ستونکے نہین ٹھہر سکتا اور محض رسیان اور طنابین اور میخین نہین فائدہ دیتی ہین
اسیطرح نماز ہے کہ بغیر نماز کے دین کا قیام ممکن ہی نہین اور ترک نماز کفر کے حکم مین ہے چنانچہ
رسولخداؐ فرماتے ہین کہ تارک نماز کی اعانت کرنا مثل اسکے ہے کہ ستر پیغمبرونکو قتل کیا جنمین
اول حضرت آدمؑ اور آخر جناب محمد مصطفےؐ ہین اور واضح ہو کہ ترک نہی عن المنکر
بھی گناہان کبیرہ سے ہے اور اسمین وہی شرطین ہین جو امر بالمعروف مین بیان کیگئین اکاون
ماہ رمضان مین بغیر عذر شرعی کے روزہ کا افطار کرنا چنانچہ جناب امام جعفر صادق

سے مروی ہی کہ رمضان المبارک مین ایکروز بغیر عذر کے افطار کرنیسے وہ شخص ایمانسے خارج ہو جاتا ہے
س اگر کوئی شخص اس زمانہ مین جو زمان غیبت امام علیہ السلام ہی نماز جمعہ پڑھے تو وہ شخص
حق امام کا غاصب بنے گا یا نہین ج چونکہ خود امام ع نے نماز کا اذن دیدیا ہی اسلئے غاصب
نہو گا س اس زمانہ مین کہ امام ع غائب ہین بشرطیکہ سب شرایط متحقق ہون نماز جمعہ کا پڑھنا
بہتر ہے یا نہ پڑھنا ج بہتر یہ ہے کہ نماز جمعہ کو بھی پڑھے اور نماز ظہر بھی س علماء نجف اشرف
جو اپنی کتابون مین تحریر فرماتے ہین کہ نماز جمعہ واجب تخییری ہی پس جو وہ حضرات نماز جمعہ کیلئے نہین جاتے
ج چونکہ نجف اشرف علی مشرفہا التحیۃ والسلام تحت حکومت حضرات عالیہ اہلسنت کے ہے اور
وہ خود نماز جمعہ پڑھتے ہین اور وہ نماز جمعہ کے درمیان مین کم فرسخ یعنی تین میل شرعی کا فاصلہ ہوتا ہے
پس اسصورت مین اگر علما نماز جمعہ پڑھین تو حالت تقیہ کے ہوتا ہے ورنہ کوئی اشکال اسمین نہین ہے کہ نماز جمعہ مع
ظہر کے پڑھنا اجود ہے س اگر کوئی شخص مومنین کو نماز جمعہ پڑھنے سے منع کرے وہ شخص کیسا ہے
ج ایسا شخص بہت بے عنوان ہے۔

ضمیمہ

معرفت عقائد کے تمام احکام آلیہ سے زیادہ تر اہم ہی اور تمام واجبات پر مقدم ہے اور جس شخص کے
عقائد درست نہونگے اوسکی نماز بھی صحیح نہوگی اور عقائد مین تقلید جائز نہین ہے بلکہ ہر شخص کو بطور
یقین دلیل سے عقائد کا حاصل کرنا چاہئے اور شک و ظن اسمین کافی نہین ہے اور اصول اسلام تین ہین
توحید و نبوت و معاد اور اصول ایمان پانچ توحید و عدل و نبوت و امامت و معاد پس جو شخص
اصول اسلام کا اعتقاد نہ رکھتا ہو اوسکے چند حکم ہین اول یہ کہ نجس ہے دوم یہ کہ زن مسلمہ کا
عقد اوسکے ساتھ صحیح نہین ہے تیسرے اگر عورت ہے تو اوسکا عقد مسلم کیساتھ
صحیح نہین ہے چوتھے مسلمان کنیز و غلام کی ملکیت اوسکو حاصل نہین ہو سکتی

پانچوین اوسکے ہاتھ کا ذبیحہ حلال نہین ہے چھٹے غسل بدن اور نماز اوسکی واجب نہین ہے
ساتوین جو اجزاے حیوان اوسکے قبضہ مین ہون وہ حکم مین اجزاے میتہ کے ہین
بشرطیکہ تذکیہ مشکوک ہو اور اوس سے پہلے کسی مسلمان کا قبضہ اوپر نہوا ہو اور جو شخص
اصول اسلام کا معتقد ہو مگر اصول ایمان کا اعتقاد نرکہتا ہو اوسپر چند حکم مرتب ہین
منجملہ اوسکے اول یہ کہ اوسکی کوئی عبادت صحیح نہین ہے دوسرے وہ زکوٰۃ و خمس کا
مستحق نہین ہے توحید سے مراد یہ ہے کہ خداوند عالم کو وحدہ لاشریک جانے اور صفات
ثبوتیہ اور سلبیہ کو پہچانے اور عدل سے مراد یہ ہے کہ خداوند عالم کسی پر ظلم نہین کرتا
نیکی کا ثواب دیتا ہے اور بدی پر عذاب کرتا ہے۔ اور نبوت سے مراد یہ ہے کہ بنا پر مشہور
ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی جو ہوے ہین اون سبکو برحق جانے اور اعتقاد کرے کہ جناب رسالتمآب
بہترین انبیا اور خاتم المرسلین ہین اور تمام انبیا معصوم ہین اونسے کوئی گناہ عمداً اور سہواً
اول عمر سے آخر عمر تک نہین ہوا اور امامت سے مراد یہ ہے کہ بارہ امام خلفاء رسول خدا ہین
اور معصوم ہین اور امام ثانی عشر زندہ موجود ہین مگر غائب ہین اور جب حکم خدا ہوگا ظہور
فرمائینگے تفصیل ائمہ اثنا عشر کی یہ ہے اول امام امیر المومنین علی بن ابیطالب ہین دوسرے
امام حضرت امام حسن ہین تیسرے امام حضرت امام حسین ہین چوتھے امام حضرت امام زین العابدین
ہین پانچوین امام حضرت امام محمد باقر ہین چھٹے امام حضرت امام جعفر صادق ہین ساتوین
امام حضرت امام موسی کاظم ہین آٹھوین امام حضرت امام علی رضا ہین نوین امام
حضرت امام محمد تقی ہین دسوین امام حضرت امام علی نقی ہین گیارھوین امام
حضرت امام حسن عسکری ہین بارھوین امام حضرت امام محمد مہدی صاحب الزمان
قائم آل محمد ہین اور معاد سے مراد یہ ہے کہ خداوند عالم بروز قیامت تمام مردونکو

پھر زندہ فرمائیگا اور بعد حساب کے نیکونکو داخل بہشت کریگا اور بدونکو معذب بنار جہنم
کریگا اور میزان وصراط وغیرہ کو بھی برحق جاننا چاہئے اور رجعت کا اعتقاد بھی ضروری ہے
اور مختصر دلیل وجود باریتعالے کی یہ ہے کہ عقل حکم کرتی ہے کہ کوئی چیز بغیر بنانیوالیکے
نہین بنتی پس مصنوعات کیواسطے صانع ضرور ہے اور توحید کی دلیل یہ ہوسکتی ہے کہ اگر
ایک سے زیادہ خدا ہوتو موجب فساد ہے اور پھر کوئی اونمین موصوف بصفات خدائی نہیگا
اور عدل کی دلیل اسقدر کافی ہے کہ خلاف عدل قبیح ہے اور باریتعالی جمیع قبائح
سے مبرا ہے اور نبوت کی مختصر دلیل یہ ہے کہ جب خدا نے بندونکو خلق کیا اور تبلیغ احکام
اون تک ضروری ہے اور اونکا پہچانیوالا لازم ہوا اوسکو ہم نبی کہتے ہین اور امامت
کی دلیل یہ ہے کہ امر ہدایت کی ضرورت تا قیامت باقی ہے اور جناب رسالتمآب کیواسطے
ایکزمانہ خاص حیاتکا مقرر ہوا پس ضرور ہوا کہ بعد اونکے حافظ وحامی دین جو مثل جناب
رسالتمآب کے ہون عصمت وکمالات مین تا قیامت باقی رہین جو ہ ائمہ اثنا عشر ہین اور انکی
تعیین اسماپر احادیث نبویہ جو فریقین مین مروی ومنقول ہین موجود ہین اور معاد کی دلیل
مختصر یہ ہے کہ جب خداوند عالم نے اس دار دنیا مین اپنے بندونکو مورد امر ونہی وتحلیل وتحریم
ضرور ہوا کہ جزا اور سزا اون امور کے لئے کوئی وقت معین ہو ورنہ تمام اوامر ونواہی
واحکام عبث ہو جائینگے اور عبث سے ذات باریتعالے بری ہے خلاصہ یہ کہ کوئی ایسی
دلیل جس سے نفس مطمئن ہو جائے ہر عقیدہ پر ہونا ضرور ہے۔ فقط

قطعہ تاریخ طبع اول ترجمہ صراط النجات

از نتائج قلم بلاغت شیم سلطان الشعرا تاج البلغا جناب حکیم حامد حسین خانصاحب المتخلص بہ سخن دام فیوضہم

وقت ست خوش و زمانہ نیک و سعید — زین امر زیادہ نیکیش شد ظاہر

مطبوع درو شدہ کتابے کز وے — ہر کس شدہ زامر و نہی دینی ماہر

این ترجمہ ہم پے نجات ست صراط — عقل ست ز وصف و مدحت او قاصر

ہم پاک کن قلوب ہست و ہم پاک — چون آب کہ او مطہر ست و طاہر

منسوب بزین عابدین چون گردید — چشم عباد شد بحسنش ناظر

انصاحب دین و خود فراموش کہ نیست — وقتی غافل زیادہ رب قادر

از فرط صفا ہمیشہ ہست آئینہ — حال غائب بہ پیش طبع خاطر

آمد بسخن سخن بسال طبعش — مطبوع شدہ کتاب نافع نادر

سنہ ۱۳۱۵ ہجری

[illegible] ملیلی لکھنؤ بخاری [illegible] مدرسہ ناظم صاحب [illegible]

~~۱۹۹~~ ۳۵۵۹ ع

طریق النجات